بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَسبابِ فسخ وتفریق

(''الحیلۃ الناجزۃ'' کی دل نشین تلخیص مع اِضافاتِ مفیدہ)

از:

مفتی محمد سلمان منصورپوری

مفتی واُستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

ناشر

امارتِ شرعیہ ہند دہلی

- نام کتاب : اَسبابِ فسخ وتفریق
- ترتیب : مفتی محمد سلمان منصور پوری
- کمپیوٹر کتابت : محمد اسجد قاسمی مظفرنگری
- ناشر : امارتِ شرعیہ ہند،١- بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی ٢
- اشاعتِ اول : جمادی الاولیٰ ١٤٣٩ھ مطابق فروری ٢٠١٨ء
- صفحات : ٦٤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم، أما بعد!

بہت دنوں سے یہ بات ذہن میں تھی کہ حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی نگرانی میں مرتب شدہ معرکۃ الآراء کتاب ''**الحيلة الناجزة للحليلة العاجزة**'' کی اِس انداز میں تلخیص کی جائے کہ ہر ایک کے لئے اُس کو سمجھنا اور اُس کے مطابق شرعی عدالتوں میں کارروائی کرنا آسان ہوجائے؛ لیکن بات آج کل پر ٹلتی رہی؛ تا آں کہ ''کتاب المسائل'' کی پانچویں جلد میں جب فسخ وتفریق سے متعلق مسائل لکھنے کی ضرورت پیش آئی، تو بفضل خداوندی مسائل فسخ وتفریق کو ملخص اَنداز میں مرتب کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوئی، فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

خوشی کی بات یہ بھی ہوئی کہ اِسی درمیان ''الحیلۃ الناجزۃ'' کے تحقیق شدہ دو نئے ایڈیشن بھی شائع ہوئے، اولاً فاضل گرامی قدر حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق صاحب امروہوی زید علمہ اُستاذِ حدیث جامعہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ کا تحقیق کردہ ایڈیشن امارتِ شرعیہ ہند سے شائع ہوا، اور پھر بعد میں مکرم ومحترم حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب بستوی اُستاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا تحقیق فرمودہ ایڈیشن مکتبہ معہد الشریعہ لکھنؤ سے پوری آب وتاب کے ساتھ شائع ہوا۔ یہ دونوں کاوشیں نہایت قابل قدر ہیں، اور اَہل علم واِفتاء کے لئے سرمۂ بصیرت ہیں، **فجزاهم الله تعالىٰ أحسن الجزاء**۔

بہر حال احقر کے مرتب کردہ مسائل جب رفیق گرامی قدر جناب مولانا معز الدین احمد صاحب قاسمی زید کرمہم ناظم امارت شرعیہ ہند دہلی کی نظر سے گذرے، تو اُنہوں نے اِس مجموعہ کو الگ سے شائع کرنے کی خواہش فرمائی؛ تاکہ محاکم شرعیہ سے وابستہ حضرات کے لئے رہنمائی ہوسکے۔

اَب موصوف ہی کی خواہش پر یہ حصہ الگ رسالہ کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔

واضح ہو کہ اِس مجموعہ میں ۱۴؍اَسبابِ فسخ وتفریق کے متعلق مسائل جمع کئے گئے ہیں، جن میں سے ۹؍اَسباب کا ذکر ''الحیلۃ الناجزۃ'' میں ہے، اور ایک سبب حضرت مولانا عبدالصمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''**كتاب الفسخ والتفريق**'' سے لیا گیا ہے۔ جب کہ بقیہ ۴؍اَسباب کا اِضافہ ''اِدارۃ المباحث الفقہیہ'' جمعیۃ علماء ہند کے گیارہویں فقہی اجتماع منعقدہ حیدرآباد کی تجاویز سے کیا گیا ہے۔ اور ہر سبب کے ضمن میں متعدد ذیلی مسائل کا اِضافہ حنفیہ اور مالکیہ کی فقہی کتابوں سے کیا گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

مسائل کی تخریج ومراجعت میں عزیزم مولوی مفتی محمد سہیل بڑودوی سلمہ فاضل افتاء مدرسہ شاہی مرادآباد ۱۴۳۸ھ کا بہت تعاون حاصل رہا، جب کہ کمپیوٹر کتابت کی خدمت مولوی محمد اسجد قاسمی سلمہ نے انجام دی، اللہ تعالیٰ دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائیں، آمین۔

اخیر میں قارئین سے درخواست ہے کہ مطالعہ کے دوران کوئی قابلِ توجہ بات نظر سے گذرے، تو اُس سے ضرور آگاہ فرمائیں، احقر بہت مشکور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اِس محنت کو قبولیت سے نوازیں، اور اُمت کے لئے نافع بنائیں، آمین۔

فقط واللہ الموفق

احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ

خادم الافتاء والحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ

مطابق ۱۴؍فروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست عناوین

- پیش لفظ ---------- ۳
- فسخ وتفریق کے لئے قضاء قاضی شرط ہے ---------- ۹
- (۱) شوہر کا عنین (نامرد) ہونا ---------- ۱۲
  - عورت کا حق تاخیر کی وجہ سے باطل نہ ہوگا ---------- ۱۲
  - بیماری کی وجہ سے نامردی ---------- ۱۳
  - بڑھاپے کی وجہ سے نامردی ---------- ۱۳
  - جادو کی وجہ سے نامردی ---------- ۱۳
  - نکاح سے قبل بیوی کو نامرد ہونے کا علم تھا ---------- ۱۳
  - نکاح کے بعد ایک مرتبہ ہمبستری پر قادر ہو جانا ---------- ۱۴
  - بیوی کو ایسا مرض لاحق ہو جو جماع سے مانع ہو ---------- ۱۴
  - شوہر کے خصی ہونے کی بنا پر فسخ کا اختیار ہے یا نہیں؟ ---------- ۱۵
  - نسبندی کرانے والے شوہر سے فسخ کا اختیار نہیں ---------- ۱۵
  - عورت کے دعوے پر عدالتی کارروائی ---------- ۱۵
  - تخییر کی صورت میں مجلس قضاء میں تفریق کا اختیار کرنا ---------- ۱۸
  - مہلت کی مدت کب سے شروع ہوگی ---------- ۱۸
  - مہلت کی مدت کا شمار قمری مہینوں سے ہوگا یا شمسی مہینوں سے؟ ---------- ۱۸
  - مہلت کی مدت ختم ہونے کے بعد مطالبہ میں تاخیر کرنا ---------- ۱۹
  - تفریق کے بعد عورت کا اقرار جماع پر بینہ قائم کرنا ---------- ۱۹

- تفریق کے بعد عورت کا اسی نامرد سے نکاح کرنا ---------- ۲۰
- تفریق کے بعد دو سال کی مدت میں بچہ کی پیدائش ---------- ۲۰
- عنین پر مہر کا وجوب ---------- ۲۱
- مجبوب (مقطوع الذکر) کا حکم ---------- ۲۱
- مجبوب کی بیوی کا بعد التفریق دو سال کی مدت میں بچہ جننا ---------- ۲۲

(۲) شوہر کا مجنون ہونا ---------- ۲۳

- کس درجہ کا جنون موجبِ فسخ ہے؟ ---------- ۲۴
- مجنون سے تفریق کے لئے عدالتی کارروائی ---------- ۲۵
- مجنون کی بیوی کے مہر وعدت کا حکم ---------- ۲۶
- جنونِ حادث میں حق تفریق ہے یا نہیں؟ ---------- ۲۷
- مجنون شوہر کا بالجبر جماع کرنا ---------- ۲۸
- مجنون کے نادار ہونے کی صورت میں حق تفریق ---------- ۲۸

(۳) شوہر کا فالج زدہ اور بے ہوش ہونا ---------- ۲۹

(۴) شوہر کا برص، جزام یا ایڈز جیسے امراض میں مبتلا ہونا ---------- ۳۱

(۵) گمشدہ (مفقود) شوہر سے حق تفریق ---------- ۳۳

- زوجۂ مفقود کے بارے میں بالترتیب عدالتی کارروائی ---------- ۳۴
- مجبوری میں ایک سال کی مہلت کی گنجائش ---------- ۳۵
- مفقود کے بارے میں تفتیش کے مصارف کس کے ذمہ ہیں؟ ---------- ۳۶
- عدالتی فیصلہ کے بعد شوہر ثانی سے خلوتِ صحیحہ سے قبل مفقود کا واپس آجانا ---------- ۳۷
- شوہرِ ثانی سے خلوتِ صحیحہ کے بعد مفقود واپس آگیا ---------- ۳۷
- شوہرِ ثانی سے پیدا شدہ اَولاد کا حکم ---------- ۳۸

- (۶) شوہر کا غائب غیر مفقود ہونا ---------- ۳۹
  - غائب غیر مفقود کے متعلق عدالتی کارروائی ---------- ۳۹
  - غائب شوہر عدت کے اندر واپس آجائے ---------- ۴۱
  - غائب شوہر عدت کے بعد واپس آیا ---------- ۴۱
- (۷) شوہر کا طویل قید میں ہونا ---------- ۴۳
- (۸) شوہر کا متعنت (سرکش) ہونا ---------- ۴۵
  - کس طرح کی مجبوری میں عورت کو حق فسخ ملے گا؟ ---------- ۴۵
  - زوجۂ متعنت کے بارے میں عدالتی کارروائی ---------- ۴۶
  - طلاق کے فیصلہ کے بعد عدت کے اندر متعنت شوہر اپنی حرکت سے باز آگیا؟ ---------- ۴۷
  - متعنت شوہر عدت کے بعد باز آیا ---------- ۴۸
- (۹) شوہر کا بے جا مار پیٹ کرنا ---------- ۴۹
- (۱۰) زوجین میں شقاق پایا جانا ---------- ۵۱
- (۱۱) حرمتِ مصاہرت کی بنیاد پر حق فسخ ---------- ۵۳
  - حرمتِ مصاہرت کے معاملہ میں عدالتی کارروائی کی تفصیل ---------- ۵۳
  - شوہر کے لئے جھوٹی قسم کھانا حرام ہے ---------- ۵۵
  - حرمت کا دعویٰ ثابت نہ کرسکنے کی شکل میں عورت کیا کرے؟ ---------- ۵۶
- (۱۲) خیار بلوغ کی وجہ سے حق فسخ ---------- ۵۷
  - خیار بلوغ باقی رہنے کی اہم شرائط ---------- ۵۷
  - خیارِ بلوغ کے بارے میں عدالتی کارروائی ---------- ۵۹
  - کس صورت میں نابالغ کو خیارِ قبول حاصل نہیں ہوتا؟ ---------- ۶۰
  - کن صورتوں میں نابالغ کا نکاح باطل ہے؟ ---------- ۶۰
  - کن صورتوں میں خیار بلوغ ساقط ہوجاتا ہے؟ ---------- ۶۲

(۱۳) عدمِ کفائت کی بنیاد پر حق فسخ ---------- ۶۴
بالغہ عورت کا غیر کفو میں خود نکاح کرنا ---------- ۶۴
اَولیاء نے کفو سمجھ کر بالغہ کا نکاح کرایا بعد میں وہ غیر کفو ثابت ہوا ---------- ۶۵
باپ یا دادا نے کفو سمجھ کرنا بالغہ کا نکاح کرایا بعد میں وہ غیر کفو ثابت ہوا ---------- ۶۶
(۱۴) کفر و اِرتداد کی بنیاد پر حق فسخ ---------- ۶۸
کافر میاں بیوی میں سے شوہر اسلام لے آئے ---------- ۶۸
کافر میاں بیوی میں سے بیوی اسلام لے آئے ---------- ۶۹
مسلمان شوہر مرتد ہو جائے ---------- ۷۰
مسلمان عورت مرتد ہو جائے ---------- ۷۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فسخ وتفریق کے لئے قضاء قاضی شرط ہے

اگر عورت کسی معقول عذر کی وجہ سے شوہر سے تفریق کا مطالبہ کرے، اور شوہر طلاق دینے پر راضی نہ ہو، یا مثلاً جنون کی وجہ سے اُس کی طلاق معتبر نہ ہو، یا مفقود ہونے کی بنا پر اُس سے رابطہ نہ ہوسکے، وغیرہ۔ تو ان صورتوں میں عورت نہ تو اپنے طور پر شوہر سے الگ ہوسکتی ہے اور نہ ہی سرکاری عدالتِ مروجہ کے ذریعہ نکاح فسخ کراسکتی ہے؛ البتہ اگر وہ چاہے تو شرعی عدالت (دارالقضاء یا محکمہ شرعیہ) سے رجوع کر کے فسخ نکاح کا مطالبہ کرے، پھر شریعت کی روشنی میں جو فیصلہ سامنے آئے، اُس پر عمل کرے۔

خلاصہ یہ کہ فسخ وتفریق کے اکثر معاملات میں قضاء قاضی شرط ہے، اَب جس ملک میں باقاعدہ نظامِ قضاء موجود ہے، وہاں دارالقضاء سے رجوع کیا جائے گا، اور جہاں نظامِ قضاء موجود نہ ہو، تو وہاں فقہ مالکیہ کی روشنی میں جماعت مسلمین (شرعی پنچایت یا محکمہ شرعیہ) کا فیصلہ قاضی کے فیصلہ کے قائم مقام ہوگا۔ اِس کمیٹی کے کم سے کم تین اَرکان ہونے چاہئیں، جو سب کے سب ثقہ اور عادل ہوں، اور فسخ وتفریق کا فیصلہ اتفاقِ رائے سے کریں، اور اَز اَول تا آخر پوری کارروائی میں شریک رہیں، اِس کے بغیر اس کمیٹی کا فیصلہ فقہ مالکی کے اعتبار سے نافذ نہ ہوگا، اِس لئے ایسے سبھی معاملات میں ان شرائط کا لحاظ ضروری ہے۔ (دیکھئے: الحیلۃ الناجزۃ ۴۵-۶۲، ۱۶۶-۱۶۸ اِمارت شرعیہ)

کما في مختصر الخليل حيث قال ونبذ حكم جائر وجاهل لم يشاور، وإلاّ تعقب، ومضى غير الجور، وقال شارحه العلامة الدردير تحت قوله: ”لم يشاور“ (أي العلماء، ولو وافق الحق – إلىٰ أن قال – وإن تعقب مع المشاورة؛ لأنه وإن عرف الحكم فقد لا يعرف إيقاعه؛ لأنه يحتاج لزيادة نظر في البينة

وغيرها من أحوال المتداعين إذ القضاء صناعة دقيقة لا يهتدي إليه كل الناس.

(منح الجليل شرح مختصر خليل ٣٣٦/٨)

قلنا: ونظيره علىٰ قول بعض من صلى بغير التحري فإن صلاته لاتصح وإن أصاب القبلة؛ لأنه ترك فرض التحرى، فكذا إذا ترك الجاهل فرض المشاورة مع العلماء لا يصح حكمه، وإن وافق الحق، وأما التعقب علىٰ حكمه بعد المشاورة مع العلماء فهو فريضة القاضي، ويكفينا صحة الحكم. وقال في باب القضاء: وأما الجاهل والكافر فلا يجوز تحكيمهما (ثم قال): فإن حكما خصمًا أو كافرًا أو جاهلاً لم ينفذ حكمه. (شرح الدردير ٢٨٦/٢)

ونظيره ما في كتبنا: من أن الحكمين إذا اختلفا لا ينفذ حكم أحد منهما، قال صاحب الهداية: لو حكما رجلين لا بد من اجتماعهما؛ لأنه أمر يحتاج فيه إلى الرأي. وفي شرحها "النهاية": حتى لو حكم أحدهما دون الآخر، لا يجوز لأنهما رضيا برأيهما، ورأى الواحد لا يكون كرأي الإثنين. (الهداية، كتاب أدب القاضي / باب التحكم ١٤٥/٣ طبع ياسر نديم ديوبند)

قلنا: فكما أن تفويض الخصمين للحكمين يقتضي اجتماع رأيهما علىٰ حكم واحد فكذٰلک تفويض الشرع الحكم إلى الجماعة يقتضي اجتماع آراهم علىٰ حكم واحٍد. وبمثله صرح الإمام مالكؒ في المدونة، باب ماجاء في الحكمين في أبواب الأنكحة والطلاق. (ص: ٢٥٧، ج: ٢) حيث قال:

(قلت): فلو أنهما اختلفا فطلق أحدهما ولم يطلق الآخر (قال) إذن لا يكون هناک فراق؛ لأن إلىٰ كل واحد منهما ما إلىٰ صاحبه باجتماعهما عليه. انتهى.

وأصرح منه ما قال الباجي المالكي في المنتقى:

"**مسئله**: ولو حكم المتخاصمان رجلين، فحكم أحدهما ولم يحكم الآخر،

فـإن ذلک لايـجـوز لـه، قاله سحنون في كتاب ابنه، ولو حكم جماعة فاتفقوا علـى حكم انفذوه وقضوا به جاز، قاله ابن كنانة في المجموعة، ووجه ذلک أنهـمـا إذا رضيـا بـحكم رجلين أو رجال فلا يلزمهما حكم بعضهم دون بعض الخ". (منتقى ص: ۲۲۷، ج: ۵، بحوالة: الحيلة الناجزة ٦٠-٦١ طبع جديد)

اَب ذیل میں نمبروار وجوہ واَسبابِ فسخ اوراُن سے متعلق ضروری جزئیات درج کی جارہی ہیں:

(۱) شوہر کا عنین (نامرد) ہونا

اگر شوہر عنین ہو، یعنی بیوی کا حق زوجیت اَدا کرنے سے قاصر ہو، تو بیوی اُس سے تفریق کے لئے شرعی عدالت میں مقدمہ دائر کرسکتی ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۶۴)

وإذا وجدت المرأة زوجها عنينًا فلها الخيار، إن شاء ت أقامت معه كذٰلك، وإن شاء ت خاصمته عند القاضي وطلبت الفرقة. (المحيط البرهاني، كتاب النكاح / الفصل الثالث والعشرون: العنين ۲۳۸/۳ المجلس العلمي)

وأما حكم الخيار فهو تخيير المرأة بين الفرقة وبين النكاح، فإن شاء ت اختارت الفرقة وإن شاء ت اختارت الزوج. (بدائع الصنائع/ مباحث: خلو الزوج من عيب الجب الخ، فصل في حكم الخيار ۶۳۷/۲ زكريا)

عورت کا حق تاخیر کی وجہ سے باطل نہ ہوگا

نکاح کے بعد بیوی کو جب شوہر کے نامرد ہونے کا علم ہو، اور بیوی نے اُس پر رضامندی ظاہر نہ کی ہو، تو فوری طور پر تفریق کا مطالبہ کرنا ضروری نہ ہوگا؛ بلکہ بیوی جب چاہے مطالبہ کرسکتی ہے، تاخیر کی وجہ سے اُس کا حق باطل نہ ہوگا۔

وإن لم تعلم به وقته (أي وقت النكاح) وعلمت بعده كان لها الخصومة، وإن طال الزمان. (البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ۱۲٤/٤ كوئٹه)

وهو أي هٰذا الخيار على التراخي، فلو وجدته عنينًا أو مجبوبًا ولم تخاصم زمانًا لم يبطل حقها. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ۱۷۲/٥ زكريا)

بیماری کی وجہ سے نامردی

اگر شوہر کی بیماری کی وجہ سے نامرد ہوگیا ہو، تو وہ بھی پیدائشی عنین کے حکم میں ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۶۳)

وأما عند الفقهاء فهو من لا يصل إلى النساء مع قيام الآلة لمرض به. (البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين ٤/١٢٢ كوئٹه)

بڑھاپے کی وجہ سے نامردی

اگر کوئی شخص اتنا ضعیف العمر ہو کہ بیوی سے ہمبستری پر قدرت نہ رکھے، وہ بھی عنین کے درجہ میں ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۶۴)

هو من لا يقدر علىٰ جماع فرج زوجته يعني لمانع منه ككبر سن أو سحر. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين ٥/١٦٦ زكريا، ٣/٤٩٤ كراچی)

جادو کی وجہ سے نامردی

اگر کسی شخص پر اس طرح کا جادو کردیا گیا ہو کہ وہ عورت کے پاس نہ جاسکے، تو وہ بھی عنین کے حکم میں ہوگا، اور بیوی کو اُس سے حق تفریق حاصل ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۶۴)

لآفة أصلية أو لمرض أو ضعف أو كبر سن أو سحر. (النهر الفائق، كتاب الطلاق / باب العنين ٢/٤٧٠)

نکاح سے قبل بیوی کو نامرد ہونے کا علم تھا

اگر نکاح سے قبل عورت کو اُس شوہر کے نامرد ہونے کا علم تھا، اِس کے باوجود اُس نے نکاح قبول کرلیا، تو اَب عورت کو نکاح کے بعد تفریق کے مطالبہ کا حق نہ ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۶۹)

إن علمت المرأة وقت النكاح أنه عنين، لا يصل إلى النساء، لا يكون لها حق الخصومة. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الطلاق / الباب الثاني عشر في العنين ١/٥٢٤ قديم زكريا)

تـزوج ...... عالمةً بحالهٖ، لا خيار لها على المذهب المفتى بهٖ. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين ١٧٥/٥ زكريا، ٥٠٠/٣ كراچی، بدائع الصنائع ٦٣٦/٢ زكريا)

نکاح کے بعد ایک مرتبہ ہمبستری پر قادر ہو جانا

اگر نکاح کے بعد شوہر نے ایک مرتبہ بھی ہمبستری کرلی ہو، پھر بعد میں کسی وجہ سے نامرد ہوگیا ہو، تو اَب عورت نامردی کی بنیاد پر تفریق کے مطالبہ کا حق نہ رکھے گی (البتہ تفریق کی کوئی اور وجہ پائی جائے تو بات الگ ہے) (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۶۹)

فلو جُبَّ بعد وصوله إليها مرة أو صار عِنِّينًا بعده، أي الوصول لا يفرق لحصول حقها بالوطي مرة، قال الشامي: قوله: "مرة" وما زاد عليها فهو مستحق ديانة لا قضاء. (شامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ١٦٧/٥ زكريا)

أما شرائط الخيار فمنها: عدم الوصول إلىٰ هٰذه المرأة أصلاً ورأسًا في هٰذا النكاح، حتى لو وصل إليها مرة واحدةً فلا خيار لها. (بدائع الصنائع، مباحث خلو الزوج من عيب الجب الخ / فصل في شرائط الخيار ٦٣٦/٢ زكريا)

بیوی کو ایسا مرض لاحق ہو جو جماع سے مانع ہو

اگر نامرد کی بیوی ایسے مرض میں مبتلا ہو جو جماع سے مانع ہو، مثلاً رتقاء ہو (یعنی ایسی عورت جس کی شرم گاہ ملی ہوئی ہو) یا قرناء ہو (یعنی ایسی عورت جس کی شرم گاہ میں ہڈی ہو جو دخول سے مانع ہو) تو ایسی عورت کو نامرد شوہر سے تفریق کا حق حاصل نہ ہوگا۔

إن كان الزوج عنينًا والمرأة رتقاء لم يكن لها حق الفرقة لوجود المانع من قبلها. (مجمع الأنهر، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ١٣٨/٢ زكريا)

غير رتقاء وقرناء، أما هي فلا خيار لهما لتحقق المانع منهما. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين ١٦٧/٥ زكريا)

شوہر کے خصی ہونے کی بنا پر فسخ کا اختیار ہے یا نہیں؟

اگر شوہر ایسا خصی (جس کے خصیتین نکال دیئے گئے ہوں) کہ عضوتناسل میں انتشار پیدا نہ ہوتا ہو، تو ایسے شوہر کی بیوی کو بھی قاضی یا محکمہ شرعیہ سے رجوع کے بعد حسب شرائط تفریق کا حق حاصل ہوگا؛ لیکن اگر خصی ہونے کے باوجود اُس کے عضوتناسل میں انتشار ہوتا ہے، تو حق تفریق حاصل نہ ہوگا۔

ولو وجدته ...... خصيًا لا ينتشر ذكره، فإن انتشر لم تخير الخ، أجل سنة ...... (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ١٦٨/٥-١٧١ زكريا)

وأجل سنة لو عنينًا أو خصيًا، فإن وطئ وإلا بانت بالتفريق إن طلبت.

(البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ١٢٤/٤)

نسبندی کرانے والے شوہر سے فسخ کا اختیار نہیں

اگر شوہر نسبندی کرالے، تو چوں کہ اُس کی وجہ سے جماع کی قوت ختم نہیں ہوتی؛ بلکہ صرف مادۂ تولید آنے میں رکاوٹ ہوتی ہے، اِس لئے نسبندی کی بنیاد پر عورت کو حق تفریق حاصل نہ ہوگا۔

أو خصيًا لا ينتشر ذكره، فإن انتشر لم تخير. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ١٦٩/٥ زكريا)

عورت کے دعوے پر عدالتی کارروائی

عورت کی طرف سے شوہر کی نامردی کی بنیاد پر تفریق کے دعوے کے بعد شرعی عدالت بالترتیب درج ذیل کارروائی کرے گی:

(۱) شوہر سے تحقیق کرے کہ اُس کے نامرد ہونے کا دعویٰ صحیح ہے یا نہیں؟

(۲) اگر شوہر اقرار کرلے تو اُسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(۳) اور اگر شوہر کہے کہ میں نامرد نہیں ہوں؛ بلکہ میں نے جماع کیا ہے، تو اب اگر عورت

باکرہ (کنواری) نہ ہونے کا اقرار کرتی ہو، تو شوہر کا قول قسم کے ساتھ قبول کرلیا جائے گا، اور عورت کو تفریق کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۴) تاہم اگر شوہر قسم کھانے سے انکار کردے، تو اُسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(۵) اور اگر عورت باکرہ (کنواری) ہونے کی مدعی ہو، تو اَب قاضی عورت کے کنوارے پن (بکارت) کا دو عادل عورتوں کے ذریعہ معائنہ کرنے کا حکم دے گا۔

(۶) اگر وہ عورتیں یہ بیان دیں کہ عورت کنواری نہیں ہے، تو شوہر سے اِس بات پر حلف لیا جائے گا کہ اُس نے جماع کیا ہے، اگر وہ قسم کھالے گا تو مقدمہ خارج کردیا جائے گا۔

(۷) اور اگر شوہر جماع پر قسم کھانے سے انکار کردے، تو اُسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(۸) اور اگر معائنہ کار عورتیں یہ بیان دیں کہ عورت ابھی تک باکرہ (کنواری) ہے، تو اَب قاضی شوہر سے قسم لئے بغیر ایک سال کی مہلت دے دے گا۔

(۹) اِس کے بعد ایک سال کی مہلت کے عرصہ میں اگر شوہر ایک مرتبہ بھی تندرست ہوکر بیوی سے جماع کرلے، تو بیوی کو حق تفریق نہ رہے گا۔

(۱۰) اور اگر پورے سال میں جماع پر قادر نہ ہوسکا، اور خود اِس کا اقرار بھی کرے، تو اَب قاضی عورت کو اُسی مجلس میں اختیار دے گا کہ چاہے تو اسی شوہر کے ساتھ رہے، یا اس سے علیحدگی اختیار کرلے، اگر وہ علیحدگی کی خواہاں ہو اور شوہر خود طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو، تو قاضی تفریق کردے گا، اور یہ تفریق طلاق بائن کے درجہ میں ہوگی۔

(۱۱) اور اگر میاں بیوی میں مہلت کے ایک سال کے اندر جماع ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہوجائے، یعنی بیوی دعویٰ کرے کہ جماع نہیں ہوا، اور شوہر یہ کہے کہ جماع ہوا ہے، تو اگر عورت ثیبہ ہو تو شوہر کا قول قسم کے ساتھ قبول ہوگا، اور دعویٰ خارج ہوجائے گا۔

(۱۲) اور اگر شوہر اُس وقت قسم کھانے سے انکار کردے، تو بیوی کو تفریق کا اختیار ہوگا۔

(۱۳) اور اگر عورت باکرہ ہونے کی مدعی ہو، تو قاضی دوبارہ معائنہ کرائے گا، اور دوبارہ معائنہ میں بھی اگر اُس کا باکرہ ہونا ثابت ہوجائے، تو اَب شوہر کا دعویٔ جماع خارج ہوجائے گا، اور عورت کو تفریق کا حق ملے گا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۶۶-۶۸)

إذا رفعت المرأة زوجها إلى القاضي ادعت أنه عنين، وطلبت الفرقة، فإن القاضي يسأله: هل وصل إليها أو لم يصل؟ فإن أقر أنه لم يصل، أجله سنة، سواء كانت المرأة بكرًا أم ثيبًا، وإن أنكر وادعى الوصول إليها، فإن كانت المرأة ثيبًا، فالقول قوله مع يمينه، أنه وصل إليها كذا في البدائع. فإن حلف بطل حقها، وإن نكل يؤجل سنة، كذا في الكافي. وإن قالت: أنا بكر نظر إليها النساء، وامرأة تجزئ، والإثنتان أحوط وأوثق، فإن قلن: إنها ثيب، فالقول قول الزوج مع يمينه، كذا في السراج الوهاج. فإن حلف لا حق لها، وإن نكل يؤجله سنة، كذا في الهداية. وإن قلن: هي بكر، فالقول قولها من غير يمين. (الفتاویٰ الهندية، كتاب الطلاق / الباب الثاني عشر في العنين ۵۲۲/۱ زكريا، بدائع الصنائع / مباحث خلو الزوج من عيب الجب الخ ۶۳۳/۲ زكريا)

إن جاء ت المرأة إلى القاضي بعد مضي الأجل، وادعت أنه لم يصل إليها، وادعى الزوج الوصول، فإن كانت ثيبًا في الأصل كان القول قوله مع اليمين، فإن حلف بطل حقها، وإن نكل خيرها القاضي، وإن قالت المرأة: أنا بكر، نظرت إليها النساء، والواحدة تكفي والثنتان أحوط، فإن قلن: هي ثيب، كان القول قوله مع اليمين. وإن قلن: هي بكر أو أقر الزوج أنه لم يصل إليها، خيرها القاضي في الفرقة، كذا في شرح الجامع الصغير لقاضيخان. (الفتاویٰ الهندية، كتاب الطلاق/ في العنين ۵۲۴/۱ زكريا، بدائع الصنائع / مبحث خلو الزوج من عيب الجب الخ ۶۳۶/۲ زكريا)

فإن وطئ مرةً فبها وإلا بانت بالتفريق من القاضي إن أبىٰ طلقها . (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين ۱۷۱/۵-۱۷۲ زكريا)

تخییر کی صورت میں مجلس قضاء میں تفریق کا اختیار کرنا

قاضی کی طرف سے شوہر کے علاج کی مدت (ایک سال) جب پوری ہوگی اور حسب شرائط قاضی عورت کو تفریق کا اختیار دے گا، تو اگر اُسی مجلس میں عورت نے تفریق کو اختیار کرلیا تو تفریق ہوگی، اور اگر اُس مجلس کے ختم ہونے کے بعد تفریق چاہی، تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۷۰)

یخیرها القاضي، فإن اختارت زوجها أو قامت عن مجلسها أو أقامها أعوان القاضي و أقام القاضي قبل أن تختار شيئًا بطل خيارها. (المحيط البرهاني، كتاب النكاح / الفصل الثالث والعشرون: العنين ۲۳۸/۳ المجلس العلمي، الفتاوىٰ الهندية، كتاب الطلاق / باب في العنين ۵۲۴/۱ قديم زكريا)

إذا خيرها الحاكم فأقامت معه أو قامت من مجلسها قبل أن تختار – إلىٰ قوله – فلا خيار لها، وهٰذا يدل علىٰ أن خيارها يتقيد بالمجلس. (بدائع الصنائع، مباحث خلو الزوج من عيب الجب الخ / فصل في بيان ما يبطل الخيار ۶۳۸/۲ زكريا)

مہلت کی مدت کب سے شروع ہوگی

ایک سال کی مدت اُس وقت سے شروع ہوگی جب باقاعدہ قاضی اُس کا حکم دے گا؛ لہٰذا اس سے قبل جو بھی وقت گذر چکا ہو، وہ اس مدت میں شامل نہ ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۶۷)

ابتداء التاجيل من وقت المخاصمة كذا في المحيط. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الطلاق / في العنين ۵۲۳/۱ قديم زكريا)

لا يحتسب على الزوج بما مضى من المدة قبل المرافعة. (المبسوط للسرخسي / كتاب النكاح ۱۰۲/۵)

مہلت کی مدت کا شمار قمری مہینوں سے ہوگا یا شمسی مہینوں سے؟

مہلت کے ایک سال کا شمار قمری تاریخوں سے ہوگا یا شمسی سے؟ اِس بارے میں فقہ کی

دونوں روایتیں ہیں، شمسی تاریخ والی روایت راجح ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۶۷)

وروى الحسن عن أبي حنيفة: أنه تعتبر سنة شمسية، وهي تزيد على القمرية بأيام. وذهب شمس الأئمة السرخسي في شرح الكافي إلى رواية الحسن أخذ بالاحتياط، وكذلك صاحب التحفة، وهذا هو المختار عندي كذا في غاية البيان الخ. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الطلاق / باب في العنين ۱/ ۵۲۳ قديم زكريا، بدائع الصنائع / مباحث خلو الزوج من عيب الجب الخ ۲/ ۶۳۴ زكريا)

مہلت کی مدت ختم ہونے کے بعد مطالبہ میں تاخیر کرنا

قاضی کی جانب سے شوہر کو دی گئی ایک سال کی مدت ختم ہونے کے بعد عورت مطالبہ میں تاخیر کرے، تو اس تاخیر کی وجہ سے اس کا حق باطل نہ ہوگا۔

أطلقه فشمل ما إذا طلبت على التراخي أولاً وثانيًا، ولذا لو خاصمته ثم تركت مدة فلها المطالبة. (البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ۴/ ۱۲۴)

كما لو رفعته إلى القاضي فأجله سنة، ومضت السنة، ولم تخاصم زمانًا (أي لا يبطل حقها). (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ۵/ ۱۷۳ زكريا)

تفریق کے بعد عورت کا اقرار جماع پر بینہ قائم کرنا

میاں بیوی میں تفریق کے فیصلہ کے بعد اگر شوہر اس بات پر بینہ قائم کرے کہ عورت نے تفریق سے پہلے جماع ہونے پر اقرار کیا تھا، تو تفریق کا فیصلہ باطل ہوجائے گا، اور عورت شوہر کے نکاح میں برقرار رہے گی۔ اور اگر شوہر تفریق کے بعد کے اقرار پر بینہ قائم کرے تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

يبطل التفريق بالبينة علىٰ إقرارها بالوصول قبل التفريق، لا بعده. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ۵/ ۱۶۸ زكريا)

فإن فرق بالغة فإن أقام الزوج البينة علىٰ إقرار المرأة قبل الفرقة أنه قد

وصل إليها أبطل الفرقة …… وكذا إذا شهد علیٰ إقرارها بأن أقرت بعد الفرقة أنه كان وصل إليها قبل الفرقة لم تبطل الفرقة. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح / مباحث خلو الزوج من عنيب الجب، مبحث في بيان حكم الخيار ۲/٦۳۷-٦۳۸ المكتبة النعيمية ديوبند)

تفریق کے بعد عورت کا اسی نامرد سے نکاح کرنا

قاضی کی جانب سے تفریق ہوجانے کے بعد مرد وعورت دوبارہ ایک ساتھ رہنے پر آمادہ ہوجائیں، تو نکاحِ ثانی کی اِجازت ہوگی؛ لیکن اس کے بعد عورت کو تفریق کا حق حاصل نہ ہوگا۔

ولو تراضيا أي العنين وزوجته على النكاح ثانيًا بعد التفريق صح. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ٥/١٧٦ زكريا)

ففرق بينهما ثم تزوجها فلا خيار لها. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح / مباحث خلو الزوج من عنيب الجب ۲/٦۳٦ المكتبة النعيمية ديوبند)

لو فرق بينهما ثم تزوجها ثانيًا لم يكن لها خيار لرضاها بحالهٖ. (البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ٤/١٢٥)

تفریق کے بعد دوسال کی مدت میں بچہ کی پیدائش

قاضی کے میاں بیوی میں تفریق کرنے کے بعد دوسال کی مدت میں اگر عورت بچہ جنے، تو یہ بچہ نامرد شوہر کی جانب منسوب ہوگا، اور تفریق کا فیصلہ باطل ہوکر عورت علیٰ حالہ نامرد کی بیوی رہے گی۔

إذا فرق القاضي بالعنة ووجب العدة فجاء ت بولد ما بينهما وبين السنتين لزمه الولد …… فإن قال الزوج: كنت قد وصلت إليها فإن أبا يوسف قال: يبطل الحاكم الفرقة وكفى بالولد شاهدًا. (بدائع الصنائع / كتاب الطلاق ٦۳۷/۲)

ولو كان عنينًا بطل التفريق لزوال عنته بثبوت نسبه. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ٥/١٦٨ زكريا)

بخلاف العنين حيث يبطل التفريق؛ لأنه لما ثبت نسبه لم يبق عنينًا. (البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ١٢٣/٤ كوئٹه)

عنین پر مہر کا وجوب

شوہر اگرچہ عنین اور نامرد ہو، اگر بیوی کے ساتھ خلوتِ صحیحہ پائی گئی ہے، تو اُس پر پورا مہر حسبِ ضابطہ واجب ہوگا؛ کیوں کہ مہر کے وجوب کے لئے جماع لازم نہیں؛ بلکہ خلوتِ صحیحہ کافی ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۷۱)

ولها المهر كاملاً وعليها العدة بالإجماع إن كان الزوج قد خلا بها، وإن لم يخل بها فلا عدة عليها، ولها نصف المهر إن كان مسمى والمتعة إن لم يكن مسمى. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الطلاق / في العنين ٥٢٤/١، طبع زكريا ديوبند، بدائع الصنائع / مباحث خلو الزوج من عيب الجب الخ ٦٣٤/٢ زكريا)

مجبوب (مقطوع الذکر) کا حکم

اگر عورت یہ دعویٰ کرے کہ اُس کا شوہر مقطوع الذکر ہے، یعنی آلہ تناسل سے محروم ہے، یا اتنا چھوٹا ہے کہ کالعدم کے درجہ میں ہے، جس سے حق زوجیت اَدا نہیں کیا جاسکتا، تو اگر شوہر بھی اِس کا اقرار کرے، تو قاضی ایک سال کی مہلت دئے بغیر فوراً ہی عورت کو تفریق کا اختیار دے دے گا۔

اور اگر شوہر اقرار نہ کرے، تو معتبر شخص کے ذریعہ معائنہ کرایا جائے گا، پھر معائنہ سے جس کی بات کی تصدیق ہو، اُسی کے موافق کارروائی کی جائے گی، یعنی اگر مجبوب ہونا ثابت ہوجائے تو فوری تفریق کا حکم ہوگا، اور اگر ثابت نہ ہو تو عورت کا دعویٰ خارج ہوجائے گا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۷۲)

وأما المجبوب فإنه إذا عرف أنه مجبوب إما بإقراره أو بالمس فوق الإزار، فإن كانت المرأة عالمة بذٰلك وقت النكاح فلا خيار لها لرضاها بذٰلك، وإن لم تكن عالمة به فإنها تخير للحال ولا يؤجل حولاً. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح / فصل في بيان ما يبطل به الخيار ٦٣٩/٢ زكريا)

وجدت زوجها مجبوبًا فُرّق في الحال ...... وإنما لم يؤجل لعدم الفائدة – إلىٰ قولہٖ – ولم يذكر حكم ما إذا اختلفا في كونه مجبوبًا، وحكمه أنه إذا كان يعرف حقيقة حاله باللمس من غير نظر يمس من وراء الثياب، ولا تكشف عورته، وإن كان لا يعرف إلا بالنظر أمر القاضي أمينًا لينظر إلىٰ عورتہٖ فيخبر بحاله. (البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين ۱۲۲/٤–۱۲۳ كوئٹه)

ويلحق بالمجبوب من كان ذكره صغيرًا جدًّا كالزر. (البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين ۱۲۳/٤، الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين ١٦٦/٥ زكريا، ٤٩٤/٣ كراچی)

مجبوب کی بیوی کا بعد التفریق دو سال کی مدت میں بچہ جننا

قاضی کے مجبوب اور اُس کی بیوی کے درمیان تفریق کرنے کے بعد دو سال کی مدت میں عورت بچہ جنے، تو یہ بچہ مجبوب مرد کی جانب منسوب ہوگا؛ لیکن اس کی وجہ سے تفریق باطل نہ ہوگی۔

جاء ت امرأة المجبوب بولد بعد التفريق إلىٰ سنتين ثبت نسبه والتفريق باق بحالہٖ. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ١٦٨/٥ زكريا)

وكذٰلک لو فرق القاضي بينها وبين المجبوب فجاء ت بولد بينها وبين سنتين ثبت نسبه ......، إلا أنه لا تبطل الفرقة ههنا. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح / مباحث خلو الزوج من عنيب الجب، مبحث في بيان حكم الخيار ٦٣٧/٢ المكتبة النعيمية ديوبند)

لو جاء ت امرأة المجبوب بولد بعد التفريق إلىٰ سنتين يثبت نسبه ولا يبطل التفريق. (البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ١٣٤/٤)

(۲) شوہر کا مجنون ہونا

حضرت اِمام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول (جو مفتی بہ ہے) اور اِمام مالکؒ کے مسلک کے مطابق اگر شوہر نکاح سے قبل ہی سے جنون کے مرض میں مبتلا ہو، تو بیوی کو درج ذیل شرائط کے ساتھ فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق ملتا ہے:

(۱) نکاح سے قبل شوہر کے مجنون ہونے کا علم نہ ہو۔

(۲) نکاح کے بعد اُس کے ساتھ رہنے پر صراحۃً رضامندی ظاہر نہ کی ہو۔

(۳) نکاح کے بعد جنون کا علم ہونے کے باوجود اپنے اختیار سے شوہر کو جماع یا دواعیٔ جماع کا موقع نہ دیا ہو۔

پس اگر اِن میں سے کوئی بھی شرط مفقود ہو تو بر بنائے جنون بیوی کو حق فسخ حاصل نہ ہوگا۔

(مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۷۸-۷۹)

ولا يتخير أحدهما أى الزوجين بعيب الآخر فاحشاً، كجنون، وجذام، وبرص، ورتق، وقرن. (الدر المختار) وفي الشامية: وخالف محمد في الثلاثة الأول لو بالزوج، كذا يفهم من البحر وغيره. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ۵/۱۷۵ زكريا)

وعلىٰ قول محمدٍ لها الخيار إذا كان علىٰ حال لا تطيق المقام معه.

(المبسوط للسرخسي / كتاب المفقود ۵/۹۷)

وقال محمد: خلوه من كل عيب لا يمكنها المقام معه إلا بضررٍ،

كـالـجـنـون والـجـذام والبرص شرط لزوم النكاح حتى يفسخ بهٖ النكاح. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح / خلو الزوج عما سوى المعيوب الخمسة ٦٣٩/٢ المكتبة النعيمية ديوبند)

والـرضا بالعيب يمنع الرد. (بـدائـع الـصنائع، كتاب النكاح / بيان شرائط الخيار وبيان حكمهٖ ٦٣٦/٢ المكتبة النعيمية ديوبند)

الخيار لأحد الزوجين بسبب وجود عيب من العيوب الآتي بيانها ...... إن لـم يسبـق الـعـلـم أو لـم يـرض بعيب المعيب صريحًا أو التزامًا ...... أو لم يتلذذ بـالـمعيب عالمًا به، و "أو" بمعنى "الواو" إذ لا بد من انتفاء الأمور الثلاثة، إذ لو وجدت أو بعضها لانتفى الخيار. وفي هامشه: قوله: إن لم يسبق العلم: أي إن لم يكن العلم من السليم بالعيب سابقًا على العقد، ولم يرض بالعيب كن علِم به بعد الـعـقـد، ولـم يتـلـذذ ...... قـولـه: صـريحًا: أي بأن كان الرضا بالقول كرضيتُ، وقـولـه: أو التزامًا أي مثل تـمكين السليم من نفسه. (الشرح الكبير للشيخ الدردير، كتاب النكاح / باب في النكاح وما يتعلق به / فصل في خيار أحد الزوجين الخ ٢٧٧/٢ دار الفكر بيروت)

کس درجہ کا جنون موجبِ فسخ ہے؟

معمولی درجہ کا جنون موجبِ فسخ نہیں؛ بلکہ وہی جنون موجبِ فسخ ہے جس کے ساتھ رہنے میں ناقابل برداشت ایذاء پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۷۶)

وعـلـىٰ قـول مـحـمـدٍ لهـا الـخيار إذا كان علىٰ حال لا تطيق المقام معه.

(الـمبسـوط لـلسرخسي / كتاب المفقود ٩٧/٥، بدائع الصنائع، كتاب النكاح / بيان شرائط الخيار وبيان حكمهٖ ٦٣٩/٢ المكتبة النعيمية ديوبند)

إذا وجدته مجنونًا موسوسًا يخاف عليها قتله. (كتاب الآثار، كتاب النكاح / باب الرجل يتزوج وبه العيب ٦١/١)

مجنون سے تفریق کے لئے عدالتی کارروائی

ناقابلِ تحمل جنون کی صورت میں بیوی کو جو مطالبۂ تفریق کا حق حاصل ہوتا ہے، اُس کی عدالتی کارروائی درج ذیل تفصیل کے مطابق انجام دی جائے گی:

(۱) مجنون کی بیوی عدالت کے سامنے شوہر کا خطرناک درجہ کا مجنون ہونا ثابت کرے۔

(۲) قاضی اپنے طور پر دعوے کی تحقیق کرے۔

(۳) اگر شوہر کا مجنون ہونا ثابت ہوجائے تو مجنون کے ولی یا اُس کے وکیل کے سامنے اُسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دے دے۔

(۴) سال پورا ہونے کے بعد اگر بیوی دوبارہ جنون کی بنیاد پر تفریق کی درخواست گذارے، اور یہ ثابت ہوجائے کہ شوہر ابھی تک جنون میں مبتلا ہے، تو قاضی عورت کو تفریق کا اختیار دے گا۔

(۵) اگر عورت اُسی مجلس میں تفریق کو اختیار کرلے، تو قاضی اُن کے درمیان نکاح کو فسخ کردے گا۔

(۶) اور یہ فسخ نکاح طلاق کے درجہ میں نہیں؛ بلکہ نکاح کو کالعدم کرنے کے درجہ میں ہوگا۔

(مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۷۷-۷۸)

وفسخ العقد رفعه من الأصل، وجعله كأن لم يكن. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح / فصل في بيان ما يرفع حكم النكاح ٢/٦٥٣ المكتبة النعيمية ديوبند)

قال محمدؒ: إن كان الجنون حادثاً يؤجله سنة، كالعنة ثم يخير المرأة بعد الحول إذا لم يبرأ. (الفتاویٰ الهندية، كتاب الطلاق / باب في العنين ١/٥٢٦ قديم زكريا)

قال محمدؒ: ...... إن كان العيب كالجنون الحادث والبرص ونحوهما فهو والعنة سواء فينتظر حولاً ...... وهي بالخيار إن شاء ت رضيت بالمقام معه، وإن شاء ت رفعت الأمر إلى الحاكم حتى يفرق بينهما. (الفتاویٰ الحمادية للعلامة ركن بن حسام الناكوري ٧٦ بحواله: الحيلة الناجزة ٧٥)

بـخصـومة ولي إن كان، وإلا فمن ينصبه القاضي. (البحر الرائق، كتاب الطلاق / باب العنين وغيره ١٢٣/٤ كوئٹہ)

والسـنة مشتـمـلة عـلى الفصول الأربعة، والفصول الأربعة مشتملة على الـطبـائـع الأربـع، فيـؤجـل سـنة لما عسىٰ أن يوافقه بعض فصول السنة، فيزول المانع. (بـدائـع الـصـنـائـع، كتـاب الـنكاح / بيان خلو الزوج من عيب الجب والعنة ٦٣٤/٢ المكتبة النعيمية ديوبند)

وثبـت الخيار بجنونهما ...... وأُجِّلا فيه ...... سنةً. (الشـرح الكبير للشيخ الدردير، كتاب النكاح / باب في النكاح وما يتعلق به / فصل في خيار أحد الزوجين الخ ٢٧٩/٢-٢٨٠ دار الفكر بيروت)

مجنون کی بیوی کے مہر وعدت کا حکم

اگر خلوتِ صحیحہ سے پہلے فسخ نکاح کی صورت پیش آئی ہے، تو مہر بالکل ساقط ہوجائے گا، اور عدت بھی واجب نہیں ہوگی۔ اور اگر شوہر کے مجنون ہونے کے علم سے قبل خلوتِ صحیحہ ہوچکی تھی، اور بعد میں جنون کا علم ہونے کے بعد فسخ نکاح کی نوبت آئی، تو پورا مہر لازم ہے، اور عدت بھی حسبِ ضابطہ واجب ہوگی۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۷۹)

وهـي (أي الـعـدة) في حق حرة تحيض لطلاق أو فسخ، بجميع أسبابه بعد الدخول حـقيـقـة أو حـكـمًا ثلاث حيض كوامل. وفي الشامية: قوله: أو حكمًا: المراد بهٖ الخلوة ولو فاسدة. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الطلاق / باب العدة ١٨١/٥ زكريا)

وفسـخ العقد رفعه من الأصل، وجعله كان لم يكن، ولو لم حقيقة لم يكن لهـا مهر، فكذا إذا التحق بالعدم من الأصل، إلى أن قال: وإن كان قد دخل بها لا يسـقـط الـمهـر؛ لأن المهر قد تأكد بالدخول، فلا يحتمل السقوط بالفرقة الخ.

(بدائع الصنائع، كتاب النكاح / فصل في بيان ما يرفع حكم النكاح ٦٥٣/٢)

أن يـكـون الـجـنون به حين العقد، فغرها من نفسه فاختارت الطلاق، فإن

كان دخل به فلها الصداق، وإن لم يبن بها فلا شيء لها. (المنتقى شرح الموطأ ۱۲۱/٤)

جنونِ حادث میں حق تفریق ہے یا نہیں؟

اگر پہلے سے شوہر مجنون نہ تھا؛ بلکہ نکاح کے بعد جنون کا مرض لاحق ہوا، تو اِس بارے میں حضرت اِمام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی صریح حکم منقول نہیں؛ البتہ مالکیہ کے نزدیک اِس صورت میں بھی عورت کو حق تفریق حاصل ہوتا ہے، بشرطیکہ اُس نے مرضِ جنون لاحق ہونے کے بعد اپنی رضامندی سے شوہر کو جماع یا دواعیٔ جماع کا موقع نہ دیا ہو۔ بریں بناء اِس صورت میں بھی مذہبِ مالکی پر عمل کرتے ہوئے درج بالا عدالتی کارروائی عمل میں لائی جائے گی، اور حسبِ ضابطہ تفریق ممکن ہوگی؛ البتہ یہ تفریق احتیاطاً طلاقِ بائن کے درجہ میں ہوگی۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۸۱)

واعلم أن الجنون حكمه حكم الجذام، فإن كان قبل العقد ردّ بهٖ مطلقًا، وإن حدث بعده وقبل البناء؛ فإنه يوجب الخيار للمرأة دون الرجل، وكذا إن حدث بعد البناء علىٰ ظاهر المدونة في الجذام، ويقاس عليه الجنون. وفي هامشه: قوله: وكذا إن حدث بعد البناء الخ، أي فإن لها أن ترد به كالحادث قبل البناء، وهٰذا إشارة لما قاله ابن قاسم. (الشرح الكبير للشيخ الدردير، كتاب النكاح / باب في النكاح وما يتعلق به / فصل في خيار أحد الزوجين الخ ۲۷۹/۲ دار الفكر بيروت)

وقال لي مالك في المجنون: إذا أصابه الجنون بعد تزويجه المرأة إنه يعزل عنها ويضرب له أجل سنة في علاجه، فإن برئ وإلا فرق بينهما. (المدونة، كتاب النكاح، الرابع في النكاح بصداق لا يحل / ضرب الأجل لامرأة المجنون والمجذوم ۳۸۸/۲ دار الحديث القاهرة)

الخيار لأحد الزوجين إن لم يسبق العلم، أو لم يرض أو لم يتلذذ بالمعيب عالمًا بهٖ. (الشرح الكبير للشيخ الدردير، كتاب النكاح / باب في النكاح وما يتعلق به / فصل في خيار أحد الزوجين الخ ۲۷۷/۲ دار الفكر بيروت)

مجنون شوہر کا بالجبر جماع کرنا

اگر مجنون شوہر بجبر واِکراہ بیوی سے جماع یا دواعیٔ جماع کا ارتکاب کرلے، تو اُس سے بیوی کا حق فسخ ساقط نہیں ہوتا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۸۱)

لأن تلذذه بعد العلم بهٖ دليل علىٰ رضاه، ففي الحقيقة المدار في سقوط الخيار على الرضا. (الشرح الكبير للشيخ الدردير، كتاب النكاح / باب في النكاح وما يتعلق به / فصل في خيار أحد الزوجين الخ ۲۷۷/۲ دار الفكر بيروت)

المستفاد: إلا امرأة المعترض إذا علمت قبل العقد أو بعده باعتراضه ومكّنته من التلذذ بها، فلها الخيار. (الشرح الكبير للشيخ الدردير، كتاب النكاح / باب في النكاح وما يتعلق به / فصل في خيار أحد الزوجين الخ ۲۷۷/۲ دار الفكر بيروت)

مجنون کے نادار ہونے کی صورت میں حق تفریق

اگر شوہر مجنون ہے اور بیوی کا اُس کے ساتھ رہنا مشکل ہے؛ لیکن بربناء جنون شرائط تفریق متحقق نہیں ہیں (مثلاً: وہ مرضِ جنون کے علم کے باوجود اُس سے نکاح کو قبول کرچکی ہے، یا برضامندی جماع کا تحقق ہوچکا ہے) مگر اُس مجنون کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے، اور بیوی کے ضروری اِخراجات کا کوئی انتظام نہیں ہے، تو ایسی صورت میں کامل تحقیق کے بعد مذہبِ مالکی پر عمل کرتے ہوئے عدمِ نفقہ کو بنیاد بنا کر شرعی عدالت کو اُن کے درمیان تفریق کرنے کا اختیار ہوگا، اور یہ تفریق طلاقِ رجعی کے درجہ میں ہوگی؛ (لیکن اِس میں حسبِ مذہب مالکیہ یہ شرط ہے کہ نکاح سے قبل بیوی کو اُس شوہر کے نادار ہونے کا علم نہ رہا ہو) (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۸۳)

ولها الفسخ بطلقة رجعية إن عجز زوجها عن نفقة حاضرة، ومثلها الكسوة. (الشرح الكبير للشيخ الدردير / باب أسباب النفقة ۲۷۷/۲ دار الفكر بيروت)

(۳) شوہر کا فالج زدہ اور بے ہوش ہونا

اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہوجائے کہ اُس کے ہوش وحواس باقی نہ رہیں، اور وہ مفلوج ہوجائے، اور بیوی کے لئے نان ونفقہ کا بھی کوئی انتظام نہ ہو، تو ایسی صورت میں بیوی کو بذریعہ شرعی عدالت حق فسخ حاصل ہوگا۔ پس اگر وہ تفریق کا مطالبہ کرے تو تحقیق کے بعد محکمہ شرعیہ اُس پر فقہ مالکی کی شرائط کی بنیاد پر تفریق کا فیصلہ کرے گا۔ اور یہ تفریق طلاقِ رجعی کے درجہ میں ہوگی۔ (کتاب النوازل ۱۰/۱۱۳، زیرعنوان: تجاویز فقہی اجتماع بسلسلہ وجوہ فسخ وتفریق/ فیصلہ: گیارہواں فقہی اجتماع مباحث فقہیہ جمعیۃ علماء ہند منعقدہ ۱۳-۱۵/فروری ۲۰۱۵ء بمقام: حیدرآباد)

أما إذا كان ذلك (أي العيب) بالرجل فلا خيار لها أيضًا إلا فيما يمنع الوطئ، مثل العنة والجب في قول أبي حنيفة وأبي يوسفؒ، وقال محمدؒ: إذا كان بهٖ داء لا يمكنها المقام معه مثل الجذام ونحوه خيرت. (الفتاویٰ الهندية ۱/۵۲٦)

ولها الفسخ بطلقة رجعية إن عجز زوجها عن نفقة حاضرة، ومثلها الكسوة. (الشرح الكبير للشيخ الدردير / باب أسباب النفقة ۲/۲۷۷ دار الفكر بيروت)

وأما الجواب عن امرأة المعسر الذي لا يجد ما ينفق عليها، ففي المدونة، قال لنا مالک: وكل من لم يقو علیٰ نفقة بمرأة فرق بينهما ولم يقل لنا مالک حرة ولا أمة. وقال: لأن الرجل إذا كان معسرًا لا يقدر على النفقة؛ فليس لها عليه النفقة إنما لها أن تقيم معه أو يطلقها كذلک الحكم فيها. وقال

ابـن وهـب عـن عبـد الـرحمن عن أبي الزناد وعبد الجبار عن أبي الزناد أنه قال: خـاصـمـت امـرأـة زوجهـا إلـى عـمـر بـن عبـد العزيز وأنا حاضر في امرته على المدينة، فذكرت له أنه لا ينفق عليها، فدعاه عمر، فقال: انفق وإلا فرقت بينك وبينها. وقال عمر: اضربوا له أجل شهر أو شهرين، فإن لم ينفق عليها إلىٰ ذلک ففرقوا بينه وبينها ...... ولها الفسخ بطلقة رجعيةٍ إن عجز عن الإنفاق. (فتاویٰ علماء مالكية در الحيلة الناجزة ٢٥٥-٢٥٦-٢٥٧ طبع جديد)

(۴) شوہر کا برص، جزام یا ایڈز جیسے امراض میں مبتلا ہونا

اگر شوہر برص، جزام یا ایڈز جیسے مہلک امراض میں مبتلا ہو، اور یہ اندیشہ ہو کہ حق زوجیت اَدا کرنے کی صورت میں بیوی بھی اِس مہلک اور جان لیوا بیماری کا شکار ہوجائے گی، اور حقوقِ زوجیت اَدا نہ ہونے کی وجہ سے ابتلاء معصیت کا شدید خطرہ بھی ہے، اور عورت اِس حالت میں کسی بھی طرح شوہر کے ساتھ رہنے پر آمادہ نہیں ہے، تو اولاً شوہر کو طلاق یا خلع پر آمادہ کیا جائے گا، اگر وہ اِس پر تیار نہ ہو، تو جنونِ مطبق (مسلسل جنون) پر قیاس کرتے ہوئے اِمام محمدؒ اور مالکیہ کے قول کے مطابق عورت کو مطالبۂ فسخ کا اختیار دیا جائے گا۔ اور مجنون کے سلسلہ میں جو عدالتی کارروائی درج کی گئی ہے، اُسی کے مطابق عمل ہوگا۔ (کتاب النوازل ۱۰/ ۱۰۷-۱۱۳، زیرعنوان: تجاویز فقہی اجتماع بسلسلہ وجوہ فسخ وتفریق/ فیصلہ: گیارہواں فقہی اجتماع مباحث فقہیہ جمعیۃ علماء ہند منعقدہ ۱۳-۱۵/ فروری ۲۰۱۵ء بمقام: حیدرآباد)

والفراق شرطه: أن يكون العيب موجودًا حين العقد، فإن حدث بعده فلا خيار إلا أن يبتلى الزوج بعد العقد بجذام أو جنون أو برص فيفرق بينهما للضرر الداخل على المرأة. (فتاویٰ علماء مالكية در الحيلة الناجزة ۲۰۹ طبع جديد)

يفسخ النكاح من أي واحد من الزوجين إذا وجد في الأخر عيبًا من العيوب التناسلية (الجنسية) أو العيوب المنفّرة من جنون أو جذام أو برص.

(الفقة الإسلامي: ۷/ ٤٩٤ الهدى انٹرنيشنل ديوبند)

وعلىٰ قول محمد: لها الخيار إذا كان علىٰ حال لا تطيق المقام معه؛ لأنه

تـعـذر الـوصول إلىٰ حقها لمعنى فيه، فكان بمنزلة ما لو وجدته مجبوبًا أو عنينًا.

(المبسوط للسرخسي / باب الخيار في النكاح ٨٨/٥ دار الفكر بيروت)

وإذا كـان بالزوج جنونٌ أو برصٌ أو جذامٌ، فلا خيار لها، كذا في الكافي. قال محمدؒ: إن كان الجنون حادثًا يؤجله سنة، كالعنة ثم يخير المرأة بعد الحول إذا لـم يبـرأ. وإن كـان مـطبقًا فهو كالجب، وبهٖ نأخذ، كذا في الحاوي القدسي.

(الفتاوىٰ الهندية، كتاب الطلاق / في العنين ٥٧٩/١ جديد زكريا، ٥٢٦/١ قديم زكريا)

وفـي الـفتاوىٰ الحمادية للعلامة ركن بن حسام الناكوري (ص: ٧٦) من الـمـضـمـرات: قـال مـحمدؒ إن كان بالزوج عيب لا يمكنه الوصول إلىٰ زوجة، فـالـمرأة مخيرةٌ بـعـد ذلک يـنـظـر إن كـان العيب كالجنون الحادث والبرص ونـحوهما فهو والعنة سواء فينتظر حولاً، وإن كان الجنون أصليًا أو بهٖ مرض ولا يـرجىٰ برئه فهو والجب سواء، وهي بالخيار إن شاء ت رضيت بالمقام معه، وإن شاء ت رفعت الأمر إلى الحاكم حتى يفرق بينهما. (بحواله: الحيلة الناجزة ٧٥ طبع جديد)

وفـي الـمـدونة: قـلـت فالجنون المطبق، قال: وقال مالک في المجنون: إذا أصابه الجنون بعد تزويجه المرأة أنها تعزل عنه، ويضرب له أجل في علاجه، فإن برء وإلا فرق بينهما. (المدونة الكبرىٰ ١٩٦/٢، بحواله: فتاوىٰ علماء مالكية در الحيلة الناجزة ٢٥٩ طبع جديد)

(۵) گمشدہ (مفقود) شوہر سے حق تفریق

اگر نکاح کے بعد شوہر مفقود ہو جائے، اور اُس کا کچھ اَتہ پتہ نہ چلے، تو جمہور علماء کے نزدیک ایسے گمشدہ شخص کی بیوی کے حق میں شوہر کو اُس وقت تک زندہ متصور کیا جاتا ہے، جب تک کہ اُس کے ہم عمر لوگ دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں، یا اُس کے بارے میں عدالتِ شرعیہ کی طرف سے موت کا فیصلہ نہ ہو جائے؛ لیکن مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک اِس مسئلہ میں قدرے تخفیف ہے۔ بایں طور کہ عام حالات میں قاضی ۴؍سال کی مہلت دے کر مفقود کی موت کا فیصلہ کر سکتا ہے، جس کے بعد عدتِ وفات گذار کر زوجۂ مفقود دُوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے (اور خصوصی حالات میں ایک سال کی مہلت سے بھی کام چل سکتا ہے) (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۸۴-۸۶)

فلا ينكح عرسه غيره – إلىٰ قولهٖ – وينفق علىٰ عرسه وقريبه ولادًا ولا يفرق بينه وبينها ولو بعد مضي أربع سنين. (الدر المختار مع الشامي / كتاب المفقود ٤٦٠/٦ زكريا، بدائع الصنائع / كتاب المفقود ٢٨٧/٥ زكريا)

لو أفتىٰ بهٖ (أي بمذهب مالك في زوجة المفقود) في موضع الضرورة لا بأس بهٖ. (الدر المختار مع الشامي / كتاب المفقود ٤٦٠/٦ زكريا)

إذا مضت من وقت ولادته مدة لا يعيش إليها عادة يحكم بموتهٖ ...... وتبين امرأته. (بدائع الصنائع / كتاب المفقود ٢٨٩/٥، الدر المختار مع الشامي / كتاب المفقود ٤٦١/٦ زكريا)

ومذهب الحنفية في الباب وإن كان قويًا رواية ودرايةً؛ ولكن المتأخرين

منا قد أجازوا الإفتاء بمذهب مالك عند الضرورة نظرًا إلىٰ عدم فساد الزمان.

(إعلاء السنن، كتاب المفقود / باب امرأة المفقود امرأته حتى يأتيها البيان ۱۳/ ٦۸ دار الكتب العلمية بيروت)

ولزوجة المفقود الرفع للقاضي والوالي ووالي الماء وإلا فلجماعة المسلمين، فيؤجل الحر أربع سنين. (مختصر الخليل / فصل في مسائل زوجة المفقود ۱۳۱/۱ دار الحديث القاهرة)

زوجۂ مفقود کے بارے میں بالترتیب عدالتی کارروائی

زوجۂ مفقود کسی بھی حال میں خود اپنے طور پر فسخ وتفریق کا فیصلہ نہیں کرسکتی؛ بلکہ عدالتِ شرعیہ کی طرف رجوع کرنا اُس پر لازم ہے۔ اور اِس بارے میں عدالتی کارروائی درج ذیل ترتیب پر ہوگی:

(۱) عورت قاضی کی عدالت میں درخواست دیتے ہوئے بذریعہ شہادت (نکاح نامہ وغیرہ) اپنے کو مفقود شوہر کی زوجہ ہونا ثابت کرے۔

(۲) نیز یہ بھی ثابت کرے کہ شوہر مفقود ہے۔ (مثلاً: ایسے گواہ پیش کرے جو شوہر کے مفقود ہونے کی تصدیق کریں، یا تھانہ میں گمشدگی کی رپورٹ وغیرہ پیش کرے)

(۳) عورت کی درخواست ملنے کے بعد قاضی خود بھی ہر ممکن ذریعہ سے مفقود کی تلاش وجستجو کرے۔ (مثلاً: جہاں ملنے کا اِمکان ہو وہاں آدمی بھیجے، یا اَخبار وغیرہ میں شائع کرائے)

(۴) جب مفقود کے ملنے سے بالکل مایوسی ہوجائے، تو اگر بسہولت ممکن ہو تو عورت کو ۴؍سال تک مزید انتظار کا حکم دے۔

(۵) اگر ۴؍سال کے اندر بھی مفقود کا پتہ نہ چلے، تو اِس مدت کے ختم ہونے کے بعد مفقود کو مردہ متصور کیا جائے گا، جس کے بعد عدتِ وفات ۴؍مہینے ۱۰؍دن گذار کر عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار ہوگا۔ (اور حسبِ تصریح مالکیہ دوبارہ قضاءِ قاضی کی ضرورت نہ ہوگی) (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۸۸-۸۹)

ولزوجة المفقود الرفع للقاضي ...... وإلا فلجماعة المسلمين من

صـالـحي بـلـدهـا ...... فيـؤجـل الـحـر أربع سنين ...... من حين العجز عن خبره بـالبـحـث عـنـه فـي الأمـاكن التي يظن ذهابه إليها من البلدان بأن يرسل الحاكم رسـولاً بـكـتـاب لحاكم تلك الأماكن مشتمل علىٰ صفة الرجل وحرفتهٖ ونسبه ليـفـتِّـشَ عنه فيها، ثم اعتدت كالوفاة ...... ولا تحتاج فيها لإذن من الحاكم. وفي هامشه: قوله: ثم اعتدت كالوفاة ...... واعلم أنها بمجرة انقضاء العدة المذكورة تحل للأزواج ...... قوله: لأن إذنه: أي في العدة؛ بل وكذٰلك في التزويج حصل بضربه الأجل أولاً. (الشرح الكبير للشيخ الدردير / باب اللعان وما يتعلق به، فصل لذكر المفقود ٤٧٩/٢-٤٨٠ دار الفكر بيروت، حاشية الصاوي على الشرح الصغير / باب في العدة وأحكامها، فصل في بيان عدة من فقد زوجها ٦٩٣/٢-٦٩٤ دار المعارف)

فـلها أن ترفع أمرها إلى الخليفة – إلىٰ قولهٖ – ليتفحصوا عن حال زوجها بـعـد أن ثبتت الزوجة وغيبة الزوج والبقاء في العصمة إلى الآن. (الفتوىٰ من العلامة سعيد بن صديق الفلاتي، المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٣٣)

الـمستـفـاد: لأن فـائـدة الدعوىٰ الالتزام بواسطة إقامة الحجة والإلزام في المجهول لا يتحقق. (الهداية / كتاب الدعوىٰ ١٨٥/٣)

مجبوری میں ایک سال کی مہلت کی گنجائش

۴؍سال کی مہلت کا حکم اُس وقت ہے جب کہ عورت اِتنی مدت تک صبر وتحمل اور عفت مآبی کے ساتھ زندگی گذار سکتی ہو؛ لیکن اگر عورت اتنی لمبی مدت گذارنے میں عفت وعصمت کے بارے میں خطرہ ظاہر کرے، اور صبر سے عاجزی کا اظہار کرے، اور قبل اَزیں وہ ایک معتدبہٖ عرصہ انتظار میں گذار چکی ہو، تو ایسی خاص صورت میں مذہبِ مالکیہ کے موافق ۴؍سال کے بجائے صرف ایک سال کی مدت تک مہلت دی جاسکتی ہے۔

لیکن اِس صورت میں ایک سال کے بعد جو تفریق ہوگی وہ طلاقِ بائن نہ ہوگی؛ بلکہ طلاقِ

رجعی ہوگی، اور اُس میں عدتِ طلاق گذاری جائے گی۔ اور اگر دورانِ عدت مفقود شوہر آجائے اور رجعت کرلے، تو وہ بدستور اُس کی بیوی رہے گی۔ اور اگر عدت کے بعد آیا، یا پہلے آگیا؛ لیکن قولاً یا فعلاً رجعت نہ کی، تو اَب عدت گذرنے پر وہ بائنہ ہوجائے گی، اور اُسے دوسرے شخص سے نکاح کا اختیار ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۹۸-۹۹)

ولم تخش العنة وإلا فتطلق عليه للضرر. (حاشية الصاوي على الشرح الصغير / باب في العدة وأحكامها، فصل في بيان عدة من فقد زوجها ٢/ ٦٩٤ دار المعارف)

من جملة أمر الغائب فسخ نكاحه لعدم النفقة أو لتضرر الزوجة بخلو الفراش فلا يفسخ نكاحه إلا القاضي ...... وإلا قام مقامه جماعة المسلمين كما ذكر ذٰلك شيخنا العدوي. (الشرح الكبير للشيخ الدردير / باب في بيان أسباب الحجر وأحكامه ٢/ ٣٠٢ دار الفكر بيروت)

وإن كان لخوفها الزنا وتضررها بعدم الوطي والعنا مع وجود النفقة، والعنا فبعد صبرها سنة فأكثر عند رجل المالكية. (الفتوىٰ من العلامة الفاهاشم مفتي المالكية بالمدينة المنورة، نقل في الحيلة الناجزة ٢٤١)

مفقود کے بارے میں تفتیش کے مصارف کس کے ذمہ ہیں؟

زوجۂ مفقود کی طرف سے درخواست پر شرعی عدالت جو مفقود کے بارے میں تحقیق وتفتیش کرائے گی، اُس کے مصارف درخواست دہندہ یا اُس کے گھر والوں کے ذمہ ہوں گے۔ اور اگر وہ اُس کے متحمل نہ ہوں تو عامۃ المسلمین کے تعاون یا اگر ممکن ہو تو کسی مسلم تنظیم سے اُس کے مصارف پورے کرائے جائیں گے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۹۱)

قوله: ليكشف لها عن خبره ...... وأجرة البعث إليها؛ لأنها الطالبة كما صوّبه ابن ناجي، واختار شيخه الغبريني أنها من بيت المال، واستظهر بعضهم، الأول: إن كان لها مال، والثاني: إن لم يكن لها مال. (حاشية العدوي علىٰ كفاية الطالب

الرباني / باب الطلاق وما يتعلق به ٩٤)

وأجرة الرسول عليها؛ لأنها الطالبة هٰذا إن كان لها مال وإلا فمن بيت المال.

(الشرح الكبير للشيخ الدردير / باب اللعان وما يتعلق به، فصل لذكر المفقود ٤٧٩/٢ دار الفكر بيروت)

عدالتی فیصلہ کے بعد شوہر ثانی سے خلوتِ صحیحہ سے قبل مفقود کا واپس آجانا

اگر شرعی عدالت نے ۴؍سال کے انتظار کے بعد مفقود کی موت کا فیصلہ کر دیا تھا، پھر عدت کے دوران یا عدت کے بعد اُس عورت کے دوسرے شخص سے نکاح کر لینے کے بعد؛ مگر خلوتِ صحیحہ سے پہلے مفقود شوہر لوٹ آئے، تو بالاتفاق اُس کی موت کا حکم اور نکاحِ ثانی باطل ہو جائے گا، اور وہ عورت شوہر اول ہی کے نکاح میں بدستور باقی رہے گی۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۹۵)

فإن عاد زوجها بعد مضي المدة فهو أحق بها، وإن تزوجت فلا سبيل له عليها. (الفتاویٰ الهندية / كتاب المفقود ٣٠٠/٢ قديم زكريا)

فإنه (أي عليا رضي الله عنه) كان يقول: ترد إلىٰ زوجها الأول، ويفرق بينها وبين الآخر. (المبسوط للسرخسي / كتاب المفقود ٣٧/١١)

ومن ذلك قول أبي حنيفةؒ: أن المفقود إذا قدم بعد أن تزوجت زوجته بعد التربص، يبطل العقد، وهي للأول. (ميزان الشعراني ١٢٤/٢، بحواله: الحيلة الناجزة ٩٦)

شوہرِ ثانی سے خلوتِ صحیحہ کے بعد مفقود واپس آگیا

اگر عدالتی فیصلہ کے بعد مفقود کی زوجہ نے دوسرا نکاح کر لیا تھا اور خلوتِ صحیحہ بھی ہو چکی تھی، تو اِس صورت میں بھی حنفیہ کے نزدیک نکاحِ ثانی باطل قرار پائے گا، اور وہ عورت بہر حال شوہر اَول ہی کی زوجہ کہلائے گی؛ البتہ شوہر اول کے لئے اُس سے انتفاع اُس وقت تک حلال نہ ہوگا، جب تک کہ وہ شوہر ثانی سے عدت (وضع حمل یا تین حیض) نہ گذارے۔ اور شوہر ثانی پر مقررہ پورا مہر دینا بھی لازم ہوگا؛ کیوں کہ یہ وطی بالشبہ کے درجہ میں ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۹۶-۹۸)

ولهـا المهر بما استحل من فرجها، ولا يقربها الأول، حتى تنقضى عدتها مـن الآخـر، وبهـذا كـان يأخذ إبراهيم فيقول: قول علي رضي اللّٰه عنه أَحَبُّ إليَّ من قول عمر رضي اللّٰه عنه، وبهٖ نأخذ أيضًا. (المبسوط للسرخسي / كتاب المفقود ٣٧/١١)

وإن كـان الثـانـي وطـئهـا فـعـليه مهر المثل، وتعتد من الثاني، ثم ترد إلى الأول. (ميزان الشعراني ١٢٤/٢، بحواله: الحيلة الناجزة ٩٦)

شوہرِ ثانی سے پیدا شدہ اَولاد کا حکم

اگر دوسرے شوہر سے زوجۂ مفقود کے یہاں اَولاد ہوگئی ہو، تو اُس کا نسب دوسرے شوہر سے ہی ثابت ہوگا، پہلے سے ثابت نہ ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۹۸)

ونـقـل أن زوجته له والأولاد للثاني. (شـامـي، كتـاب الـمـفقود / مطلب في الإفتاء بمذهب مالكؒ في زوجة المفقود ٤٦٣/٦ زكريا)

(۶) شوہر کا غائب غیر مفقود ہونا

اگر شوہر کا پتہ اور جائے قیام معلوم ہو؛ لیکن نہ تو وہ خود بیوی کے پاس آتا ہو، اور نہ بیوی کو اپنے پاس بلاتا ہو، اور نہ ہی خرچ وغیرہ کا انتظام کرتا ہو، اور الگ رہنے میں عورت کو سخت پریشانی اور تنگی کا سامنا ہو، اور وہ شوہر خلع پر بھی آمادہ نہ ہو، تو مالکیہ کے نزدیک عورت کو فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۰۳)

غائب لم يترك نفقة ولا خلف مالاً ولا لزوجته عليه شرط في المغيب؛ فإن أحبت زوجته الفراق؛ فإنها تقوم عند السلطان بعدم الإنفاق. (شرح الجليل، كتاب الطلاق / باب العدة ٤/١٥٦)

ادعت أنه لم يدرك لها ما تنفقه ولم يرسله لها ولم يوكل من ينفق عليها وطلبت الطلاق وحلفت علىٰ ذلك، فيطلق عليه الحاكم أو يأمرها بتطليق نفسها، فيحكم به. (الفتوىٰ من العلامة سعيد بن صديق الفلاتي المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٥٧)

غائب غیر مفقود کے متعلق عدالتی کارروائی

(۱) اوّلاً عورت مقدمہ داخل کرتے ہوئے گواہی کے ذریعہ ثابت کرے کہ وہ اس غائب شوہر کی منکوحہ ہے۔

(۲) پھر یہ ثابت کرے کہ وہ نہ تو اُسے نفقہ دے کر گیا، اور نہ اُس نے وہاں سے نفقہ بھیجا، اور نہ یہاں انتظام کیا، اور نہ ہی بیوی کی طرف سے نفقہ معاف کیا گیا۔

(۳) عورت کی طرف سے مذکورہ باتوں کے ثبوت کے بعد اگر عورت کے اعزاء یا کسی

اَجنبی کے کے ذریعہ اُس کی کفالت کا انتظام نہ ہوسکے، تو قاضی مدعا علیہ غائب شخص کے پاس اگر ممکن ہوتو دو ثقہ آدمیوں پر مشتمل ایک کمیشن بھیجے، اور اگر ممکن نہ ہوتو معتبر ذریعہ سے اطلاع بھیج دے یا فون سے رابطہ کرلے کہ یا تو خود حاضر ہوکر حقوق اَدا کرے یا وہیں سے انتظام کرے، ورنہ اُس بیوی کو طلاق دیدے، اگر وہ ایسا نہیں کرے گا، تو عدالت کو فسخ نکاح کا اختیار ہوگا۔ پھر اگر شوہر ان باتوں میں سے کوئی بات قبول کرلے تو فبہا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۰۳-۱۰۴)

(۴) اور اگر شوہر مذکورہ باتوں میں سے کوئی بات قبول نہ کرے، تو قاضی اس کو ایک مہینہ مزید انتظار کرنے اور غور فکر کرنے کا موقع دے گا، اِس مدت میں بھی اگر معاملہ حل نہ ہوا اور شکایت برقرار رہی، تو عورت کے مطالبہ پر قاضی ان کے درمیان تفریق کردے گا۔

ومن علم موضعه وشكت زوجته عدم النفقة يرسل إليه الحاكم، إما أن تحضر أو ترسل النفقة أو تطلقها، وإلا طلقها الحاكم. (الفتویٰ من العلامة سعيد بن صديق الفلاتي المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٣٤)

طريق تطليق زوجة المفقود أو الغائب الذي تعذر الإرسال إليه أو أرسل إليه فتعاند إن كان لعدم النفقة فإن الزوجة ثبت بشاهدين أن فلانة زوجها وغاب عنها ولم يترك لها نفقة ولا وكيلا بها ولا اسقطتها عنه وتحلف على ذلك فيقول الحاكم فسخت نكاحه أو طلقتك منه أو يأمرها بذلك ثم يحكم به، وهذا بعد التلوم بنحو شهر أو باجتهاده عند المالكية. (الفتویٰ من العلامة الفاهاشم رحمه الله تعالىٰ المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٤١)

اعلم أن الغائبين علىٰ أزواجهم خمسة: فالأول غائب لم يترك نفقة ولا خلف مالاً ولا لزوجته عليه شرط في المغيب؛ فإن أحبت زوجته الفراق؛ فإنها تقوم عند السلطان بعدم الإنفاق – إلىٰ قوله – وسواء كان الغائب في هٰذه الثلاثة الأوجه معلوم المكان أو غير معلوم، إلا أن معلوم المكان يعذر إليه إن تمكن من

ذٰلک. (مواهب الجليل في شرح مختصر خليل، كتاب الطلاق / باب العدة ١٥٦/٤ دار الفكر بيروت)

غائب شوہر عدت کے اندر واپس آجائے

اگر غائب غیر مفقود کی بیوی پر طلاق کا فیصلہ کردیا گیا تھا، پھر وہ عدت کے دوران واپس کر گیا، اور سب شکایات دور کرنے اور حقوق بجالانے پر آمادہ ہوگیا، تو اِس صورت میں اُس کو دورانِ عدت رجعت کا حق ہوگا، اور اگر رجعت کرلے گا تو وہ بدستور اُس کی بیوی رہے گی۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۰۵)

إذا طلّق الرجل امرأته تطليقةً رجعيةً أو تطليقتين، فله أن يراجعها في عدتها. (الفتاوىٰ الهندية / كتاب الطلاق ٤٧٠/١ قديم زكريا، ٥٣٣/١ جديد زكريا، الهداية، كتاب الطلاق / باب الرجعة ٣٩٤/٢ المكتبة الأشرفية ديوبند)

غائب شوہر عدت کے بعد واپس آیا

اگر غائب غیر مفقود عدت کے بعد واپس آیا، تو اَب دو صورتیں ہیں:

الف:- اول یہ کہ اُس نے واپس آکر عورت کے دعویٰ کے خلاف بات ثابت کردی، مثلاً یہ کہ وہ نفقہ مسلسل بھیجتا رہا، یا عورت نے نفقہ خود ہی معاف کردیا تھا وغیرہ، تو ایسی صورت میں عورت کا دعویٰ اور عدالت کی ساری کارروائی باطل قرار پائے گی، اور وہ عورت بدستور شوہر اول کے نکاح میں باقی سمجھی جائے گی۔ (حتی کہ اگر دوسرے شوہر سے نکاح ہوگیا ہو، تو وہ نکاح ثانی بھی باطل قرار پائے گا؛ البتہ اُس سے اگر خلوتِ صحیحہ ہوچکی ہو تو عدت کے بعد ہی انتفاع حلال ہوگا)

ب:- دوسری صورت یہ ہے کہ غائب شوہر عورت کے دعویٰ کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کرسکا، تو اَب عدت ختم ہونے کے بعد رجعت کا حق باقی نہ رہے گا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۰۵-۱۰۶)

المطلقة لعدم النفقة فتزوجها ثان بعد العدة، ودخل ثم ظهر إسقاطها عن المطلق بأن أثبت أنه كان أرسلها وأنها وصلتها أو أنه تركها عندها، أو أنها

اسقطتها عنه في المستقبل، فلا يفيتها دخول الثاني. (الشرح الكبير للشيخ الدردير / باب اللعان وما يتعلق به ٤٨١/٢، الشرح الزرقاني / باب ولزوجة المفقود ٣٨١/٤-٣٨٢)

نص ابن يونس في الغائب إذا طلق عليه لعدم النفقة، ثم ثبت أنه كان يرسلها إليها أنها ترد إليه، وإن دخل بها الثاني. (مواهب الجليل، كتاب الطلاق / باب العدة ١٥٩/٤)

(۷) شوہر کا طویل قید میں ہونا

اگر شوہر جیل میں قید ہو، اور اُس کی رہائی کی کوئی توقع نہ ہو، اور بیوی کے پاس نہ تو اخراجات میں کوئی کمی ہو، اور نہ ہی عفت وعصمت کے اعتبار سے کوئی خطرہ ہو، تو ایسی عورت کے لئے محض قید کی بنیاد پر فسخ نکاح کے مطالبہ کی اِجازت نہ ہوگی؛ البتہ اگر قیدی شوہر نے بیوی کے لئے نان ونفقہ کا انتظام نہ کیا ہو، یا انتظام تو کیا ہو؛ لیکن بیوی کے جوان العمر ہونے کی وجہ سے ابتلاء معصیت کا قوی اَندیشہ ہو، اور شوہر کسی بھی طرح طلاق یا خلع پر تیار نہ ہو، تو عورت فسخ نکاح کا مطالبہ کرسکتی ہے۔ اور محکمہ شرعیہ فقہ مالکی کی شرائط کے مطابق تفریق کے فیصلہ کا مجاز ہے۔ (مستفاد: فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۱۰/۲۳۱، امداد المفتیین ۲/۶۷۲ جدید، کتاب النوازل ۱۰/۱۱۴، زیر عنوان: تجاویز فقہی اجتماع بسلسلہ وجوہ فسخ وتفریق/ فیصلہ: گیارہواں فقہی اجتماع مباحث فقہیہ جمعیۃ علماء ہند منعقدہ ۱۳-۱۵/ فروری ۲۰۱۵ء بمقام: حیدر آباد)

إذا حُبِسَ الزوجُ مدةً عن زوجته فهل لزوجته طلب التفريق كالغائب؟

الجمهور علىٰ عدم جواز التفريق على المحبوس مطلقًا مهما طالت مدة حبسه، وسواءٌ أكان سبب حبسه أو مكانهٖ معروفين أم لا؟ أما عند الحنفية والشافعية فلأنه غائب معلوم الحياة وهم يقولون بالتفريق عليه كما تقدم، وأما عند الحنابلة فلأن غيابه لعذر، وذهب المالكية إلىٰ جواز التفريق على المحبوس إذا طلبت زوجته ذلك وادعت الضرر وذلك بعد سنة من حبسه؛ لان الحبس غياب وهم يقولون بالتفريق للغيبة مع عدم العذر كما يقولون بها مع العذر على سواءٍ.

(الموسوعة الفقهية الكويتية ٢٩/٦٢)

أما المالكية فأجازوا طلب التفريق للغيبة سنة فأكثر سواء أكانت بعذر أم

بـدون عـذر، كـمـا تـقـدم فـإذا كانت مدة الحبس سنة فأكثر جاز لزوجته طلب التـفـريـق و يـفرقه القاضي بينهما بدون كتابة إلى الزوج أو إنظارو تكون الفرقة طلاقا بائنا. (الفقه الاسلامي: ۵۱۰/۷، الهدى ديوبند)

أما السوال الخامس عن فسخ نكاح امرأة المفقود بخشية الفساد والزنا، فـجـوابـه مـا فـي حـاشية العدوي على الرسالة والصاوي على أقرب المسالك وشـرحـه لـلدردير: أن ضرب الأجل لإمرأة المفقود إنما هو إذا دامت نفقتها من مـاله ولم تخش العنت والزنا وإلا فلها التطليق بعدم النفقة أو لخوف الزنا. (فتاویٰ علماء مالكية در الحيلة الناجزة ۲۴۰ طبع جديد)

الـمستـفـاد: قال الشبرخيطي في هذا المحل بشرط أن تدوم النفقة لكل زوجة الأسيـر ومـفـقود أرض الشرك وإلا فلها الطلاق، وإذا ثبت لهما الطلاق بـذلك فـليثبـت لهـمـا إذا خشيتا الزنى بالأولى؛ لأن ضرر الوطأ أشد من ضرر عـدم الـنفقة، ألا ترى أن إسقاط النفقة يلزمها وإسقاطها حقها في الوطأ لها، ولها أن تـرجع فيه وأيضًا النفقة يمكن تحصيلها لها بتسلف أو سوال بخلاف الوطي. قـال البـزرلـي طـلاق امـرأة الـغـائـب عـليه المعلوم موضعه ليس بمجرد شهوة الـجـمـاع؛ بـل حتـى تـطول غيبة جدا سنة، فأكثر على ما لأبي الحسن قاله عبد الباقي. (فتاویٰ علماء مالكية در الحيلة الناجزة ۲۶۲ طبع جديد)

(۸) شوہر کا متعنت (سرکش) ہونا

اگر کسی عورت کا شوہر قدرت کے باوجود اُس کے حقوق (نفقہ وغیرہ) اَدا نہ کرے، تو اُس عورت کو بھی فقہ مالکی کے مطابق سخت مجبوری میں تفریق کے مطالبہ کا حق ہوتا ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۰۰)

ولها الفسخ إن عجز زوجها عن نفقة حاضرة ومثلها الكسوة، وفي هامشه: قوله: ولها الفسخ: أي القيام به وطلبه. (الشرح الكبير للشيخ الدردير / أسباب النفقة ۵۱۸/۲ دار الفكر بيروت، حاشية الصاوي على الشرح الصغير / باب وجود النفقة على الغير ۷۴۵/۲ دار المعارف)

کس طرح کی مجبوری میں عورت کو حق فسخ ملے گا؟

اگر شوہر نہ تو خرچ دیتا ہو اور نہ اپنے ساتھ رکھ کر حق اَدا کرتا ہو، اور عورت کے لئے اُس کے علاوہ خرچ کا انتظام نہ ہو، یعنی نہ تو کوئی اور شخص اُس کے اِخراجات کا کفیل ہو اور نہ وہ خود بحفاظت کسی معاش پر قدرت رکھے، یا معاش کے انتظام کے باوجود اُس کے لئے شوہر سے الگ رہنے میں مبتلائے معصیت ہونے کا قوی اندیشہ ہو، تو اِس طرح کی مجبوری میں اَولاً وہ عورت خلع کی کوشش کرے، اگر اِس میں کامیابی نہ ہو تو اُسے بذریعہ عدالت شریعہ حق فسخ حاصل ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۰۰-۱۰۱)

الفرقة في النكاح قد تكون من قيام الفسخ، مسلَّم لكن ضرورة، لا مقصودًا. (بدائع الصنائع، كتاب الطلاق / مباحث الخلع، مبحث ماهية الخلع ۲۲۷/۳ زكريا)

ثم إن رجلاً من أقارب الزوج أو أجنبيًا عنه، قال لها: أنا أؤدي عنه النفقة،

ولا سبيـل لكِ إلىٰ فراقه ...... قال ابن عبد الرحمٰن: لا مقال لها؛ لأن عدم النفقة التي أوجب لها القيام قد انتفى. (مواهب الجليل في شرح مختصر الخليل، كتاب الرضاع / باب المرأة إذا مكنت من نفسها فإنه يجب لها النفقة ٤/١٩٩-٢٠٠، الفتوىٰ من العلامة سعيد بن صديق الفلاتي المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٥٧)

وإذا اختلعت المرأة من زوجها فالخلع جائزٌ، والخلع تطليقةً بائنةً عندنا.

(المبسوط للسرخسي / باب الخلع ٦/١٧١ دار الكتب العلمية بيروت)

أما إذا كانت الزوجة هي المتضررة والراغبة في المفارقة، فليس الطلاق منفذًا لها؛ لأن أمره ليس بيدها – إلىٰ قولهٖ – لهذا أجاز الشارع الحكيم للزوجة أن تفتدي منه بالمال. (هامش الشامي، كتاب الطلاق / باب الخلع ٥/٨٤ زكريا)

زوجۂ متعنت کے بارے میں عدالتی کارروائی

(۱) عورت شرعی عدالت میں شوہر کے تعنت کے بارے میں تفصیلات لکھ کر تفریق کا مطالبہ پیش کرے۔

(۲) قاضی یا محکمہ شرعیہ عورت کے دعویٰ کی تحقیق وتفتیش کرے۔

(۳) اگر عورت کا دعویٰ ثابت ہو جائے تو شوہر سے کہے کہ اپنی بیوی کے حقوق اَدا کرے یا طلاق دے، اگر وہ ساتھ رکھنے اور حقوق اَدا کرنے پر تیار ہو، تو بیوی کو اُس کے ساتھ اِس شرط کے ساتھ بھیجنے کا فیصلہ کیا جائے کہ اگر آئندہ شوہر نے اُسے ستایا تو قاضی کو تفریق کا حق حاصل ہوگا۔

(۴) اگر عورت شوہر کے اطمینان دلانے اور شرائط ماننے کے باوجود اُس کے ساتھ جانے پر تیار نہ ہو، تو تفریق کا فیصلہ کئے بغیر یہ مقدمہ خارج کر دیا جائے۔

(۵) اور اگر شوہر طلاق پر آمادہ ہو تو ایک طلاقِ بائن دلا دی جائے۔

(٦) اور اگر وہ متعنت ظالم شوہر نہ تو حقوق کی اَدائیگی کی حامی بھرے اور نہ ہی طلاق دے، اور اُس کا تعنت بالکل ظاہر ہو جائے، تو قاضی بلا کسی مہلت کے فوراً اس کی بیوی پر ایک طلاق واقع

کرسکتا ہے، اور احتیاطاً اُس طلاق کو رجعی قرار دیا جائے گا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۰۱)

أن الفسخ بعدم النفقة ونحوها إنما يكون بحكم الحاكم أو المحكوم، وإن لم يكن حاكم فجماعة المسلمين العدول يقومون مقامه في ذٰلك. (الفتویٰ من العلامة الفاهاشم رحمه الله تعالىٰ المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٤٠)

وحاصل فقه المسألة أن الزوج إذا امتنع من النفقة وطولب بها – إلىٰ قولهٖ – وإن قال: أنا موسر ولكن لأن أنفق فقيل يعجل عليه الطلاق ...... وإن ادعىٰ العجز فإما أن يثبت العجز أو لا، فإن لم يثبت العجز فيقال له طلق أو أنفق، فإن امتنع من الطلاق والإنفاق فقيل يتلوم له ثم يطلق. وقيل: لا يتلوم له؛ بل يطلق عليه حالاً، والثاني هو المعتمد. (الشرح الكبير للشيخ الدردير / باب أسباب النفقة ٥١٨/٢ دار الفكر بيروت)

وأما المتعنت الممتنع عن الإنفاق ففي مجموع الأمير ما نصه إن منعها نفقة الحال فلها القيام، فإن لم يثبت عسرة انفق أو طلق وإلا طلق عليه. قال محشية، قوله: وإلا طلق عليه الحاكم من غير تلوم. (الفتویٰ من العلامة سعيد بن صديق الفلاتي المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٥٧)

طلاق کے فیصلہ کے بعد عدت کے اندر متعنت شوہر اپنی حرکت سے باز آ گیا؟

اگر تعنت کی بنا پر شرعی عدالت نے طلاق کا فیصلہ کر دیا، پھر عدت کے اندر ہی وہ شوہر اپنی حرکت پر نادم ہوکر سرکشی سے باز آ گیا، اور حقوق اَدا کرنے پر آمادہ ہوگیا، تو راجح قول کے مطابق اُسے رجعت کا اختیار ہوگا، اور وہ تجدید نکاح کے بغیر اُس بیوی کو اپنے ساتھ رکھنے کا مجاز ہوگا۔ (تاہم تجدید نکاح کرلے تو بہتر ہے؛ تاکہ دوسرے قول (طلاقِ بائن واقع ہونے) کی بھی رعایت ہوجائے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۰۲)

وإن المتعنت إذا رجع بحفل الحافة بالمعسر وهو الأقرب فله أجزأء في العدة، لا بعدها؛ ويحتمل أن الطلاق عليه بائن، وعليه فلا رجعة له حيث لا نص صريح في المسئلة. (الفتویٰ من العلامة الصالح التونسي المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٥٠)

أو أطاع المتعنت فإن كان ذٰلک في العدة رجعت الزوجة لزوجها مطلقًا لكون الطلاق رجعيًا لم تفصل فيه العصمة حسب القاعدة المقررة الخ. (الفتویٰ من العلامة الصالح التونسي المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٤٧)

متعنت شوہر عدت کے بعد باز آیا

اگر تعنت کی بنا پر عدالت نے طلاق واقع کی، پھر عدت گذرنے کے بعد متعنت شوہر نے اپنی حرکت سے باز آنے کا عندیہ ظاہر کیا، تو اَب اُس کا بیوی پر کوئی اختیار باقی نہیں رہا؛ کیوں کہ عدت گذرنے کے بعد بیوی بائنہ ہوگئی۔ (البتہ آپسی رضا مندی سے نیا نکاح ہوسکتا ہے؛ کیوں کہ صرف ایک طلاق واقع ہوئی ہے) (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۰۱)

وإن المتعنت إذا رجع بحفل الحافة بالمعسر وهو الأقرب فله أجزأء في العدة، لا بعدها؛ ويحتمل أن الطلاق عليه بائن، وعليه فلا رجعة له حيث لا نص صريح في المسئلة. (الفتویٰ من العلامة الصالح التونسي المرسومة في الحيلة الناجزة ٢٥٠)

(۹) شوہر کا بے جا مار پیٹ کرنا

شوہر کی جانب سے بے جا مار پیٹ یا میاں بیوی میں ہم آہنگی نہ ہونے اور شقاق وتنفر پائے جانے کی وجہ سے فقہ حنفی میں تو مطالبۂ فسخ کی گنجائش نہیں ہے؛ البتہ فقہ مالکی میں اِس بنیاد پر تفریق کی گنجائش دی گئی ہے۔ بریں بنا اگر شوہر کی طرف سے نا قابل تحمل اِیذاء رسانی پائی جائے، اور وہ طلاق اور خلع پر بھی تیار نہ ہو، تو مجبوراً محکمہ شرعیہ میں فسخ نکاح کی درخواست دے سکتی ہے۔اور قاضی تحقیق حال کے بعد فقہ مالکی کی شرائط کے مطابق طلاق کا فیصلہ کرسکتا ہے۔ (کتاب النوازل ۱۰/۱۱۴، زیر عنوان: تجاویز فقہی اجتماع بسلسلہ وجوہ فسخ وتفریق/ فیصلہ: گیارہواں فقہی اجتماع مباحث فقہیہ جمعیۃ علماء ہند منعقدہ ۱۳-۱۵ر فروری ۲۰۱۵ء بمقام: حیدرآباد)

نوٹ:- اِس معاملہ میں عورت کی طرف سے درخواست آنے کے بعد قاضی دو حکم مقرر کرے گا، جو زوجین کے معاملات کی تحقیق کر کے رشتہ کو برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور اگر نبھاؤ کی کوئی شکل نہ نکلے تو شوہر کی طرف سے زیادتی کی صورت میں بلاشرط طلاق کا فیصلہ کردیا جائے گا۔

”والمنصوص عليه في مذهب مالك رضي الله عنه أن الزوج إن تعدى علىٰ زوجته بأن آذاها إيذاءً غير سائغ له شرعًا، ورفعت أمرها إلى القضاء وأثبتت الإيذاء، زجره، واكتفى بذٰلك إن أرادت البقاء، وإن عجزت عن الإثبات وتكررت الشكوى أسكنها بين قوم صالحين، وإذا ادعى كل واحد منهما إضرار الآخر به، وعجز كل واحد منهما عن الإثبات وأشكل الأمر على القضاء بعث حكمين عدلين رشيدين من أهلهما إن أمكن، وإلا فمن غيرهما،

وأصلحا بينهما إن أمكن الإصلاح، فإن لم يمكن الإصلاح كان لهما التفريق بخلع على المهر إن تبين لهما أن الأذى أو النشوز من جانبها، وبغير خلع إن تبين لهما أن الأذى من جانبه، ويقدر أن الأمر إن جهلت الحال، أو تبين أنه من جانبهما، ويقع الطلاق ولو لم يطلب الزوجان أو أحدهما الطلاق. والتفريق بعمل الحكمين في هٰذه الحال يكون في الشقاق في ذاته، وإن لم يثبت الأذىٰ، وآذاها وأثبتت الإيذاء وطلبت التفريق بناءً عليه طلق القاضي عليه الخ. (الأحوال الشخصية ٣٦٢-٣٦٣ للشيخ محمد أبو زهرة، طبع دار الفكر العربي)

(۱۰) زوجین میں شقاق پایا جانا

اِسی ضمن میں شقاق الزوجین کا مسئلہ بھی آتا ہے، جو مار پیٹ پر منحصر نہیں؛ بلکہ آپس میں دلی نفرت اور کسی طرح بھی ہم آہنگی نہ پائے جانے کی بنیاد پر پیش آتا ہے، اس کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ تو ایسی صورتِ حال میں فقہ مالکی میں یہ حکم ہے کہ اگر عورت قاضی کے یہاں تفریق کا مطالبہ کرے، تو قاضی کو چاہئے کہ وہ دو حکم مقرر کرے، جو دونوں کے معاملات کا بغور جائزہ لیں، اور شکایات کے ازالہ اور دلوں کو ملانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر اِس میں کامیابی نہ ملے تو:

الف:- اگر زیادتی شوہر کی طرف سے متحقق ہو، تو بغیر کسی عوض کے بیوی کو طلاق دے دیں۔

ب:- اور اگر بیوی کی طرف سے زیادتی پائی جائے، تو یا تو اُسے شوہر کے ساتھ حسن معاشرت کے ساتھ رہنے پر آمادہ کریں، اور وہ اس پر تیار نہ ہو، تو بیوی سے مقررہ عوض (خواہ مہر سے کم ہو یا زیادہ) لے کر اُن کے درمیان تفریق کرادیں۔

ج:- اور اگر دونوں کی طرف سے کوتاہی متحقق ہو، اور ملاپ کی کوئی صورت نہ رہے تو بھی راجح یہی ہے کہ بالعوض طلاق واقع کریں۔

نوٹ:- اور یہ بھی ممکن ہے کہ حکمین کی رپورٹ پر شرعی عدالت مذکورہ تفصیل کے مطابق خود فیصلہ کرے؛ بلکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔ (مستفاد: کتاب الفسخ والتفریق ۱۰۵-۱۱۲، مولفہ: مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی، نیز دیکھئے: اسلامی قانون متعلق مسلم پرسنل لاء ۲۳۸-۲۴۰)

فإن لم يمكن الإصلاح كان لهما التفريق بخلع على المهر إن تبين لهما

أن الأذى أو النشوز من جانبها، وبغير خلع إن تبين لها أن الأذى من جانبه، ويقدر أن الأمر إن جهلت الحال، أو تبين أنه من جانبهما، ويقع الطلاق ولو لم يطلب الزوجان أو أحدهما الطلاق. والتفريق بعمل الحكمين في هٰذه الحال يكون في الشقاق في ذاته، وإن لم يثبت الأذىٰ، وآذاها وأثبتت الإيذاء وطلبت التفريق بناءً عليه طلق القاضي عليه الخ. (الأحوال الشخصية ٣٦٢-٣٦٣ للشيخ محمد أبو زهرة، طبع دار الفكر العربي)

(۱۱) حرمتِ مصاہرت کی بنیاد پر حق فسخ

بعض مرتبہ حرمتِ مصاہرت کی وجہ سے بیوی شوہر پر حرام ہوجاتی ہے (جس کی تفصیل محرمات کے بیان میں موجود ہے) لیکن اِس صورت میں باقاعدہ تفریق یعنی شوہر کی طرف سے علیحدگی یا قاضی کی طرف سے تفریق کے فیصلے کے بغیر وہ عورت دوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی، اِس لئے تفریق کی کارروائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۱۵)

وبحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح، حتى لا يحل لها التزوج بآخر إلا بعد المتاركة وانقضاء العدة. وفي رد المحتار تحت قوله: (إلا بعد المتاركة) أي وإن مضى عليها سنون، كما في البزازية. وعبارة الحاوي إلا بعد تفريق القاضي أو بعد المتاركة. (شامي، كتاب النكاح / فصل في المحرمات ٤/ ١١ زكريا)

حرمتِ مصاہرت کے معاملہ میں عدالتی کارروائی کی تفصیل

(۱) عورت عدالت میں درخواست دے، جس میں یہ دعویٰ کرے کہ میرے اور شوہر کے اُصول وفروع کے درمیان یا شوہر اور میرے اُصول وفروع کے درمیان ایسا واقعہ (مس بالشہوت وغیرہ) پیش آیا ہے، جو حرمتِ مصاہرت کا موجب ہے، اِس لئے مجھے اپنے شوہر سے الگ کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔

(۲) عورت کی درخواست کی روشنی میں قاضی شوہر سے بیان لے گا، اگر شوہر عورت کے دعویٰ کی تصدیق کردے، تو فوراً تفریق کا فیصلہ کردیا جائے گا۔

(۳) اور اگر شوہر عورت کے دعویٰ کی تصدیق نہ کرے، تو عورت سے اپنے دعوے پر گواہ طلب کئے جائیں گے۔

الف:- اگر عورت نے اپنے دعوے میں منہ یا چہرے پر بوسہ دینے یا عضو مخصوص یا پستان چھونے کا ذکر کیا تھا، اور گواہ اسی بات پر گواہی دیں، تو اُن کی گواہی مطلقاً قبول کر لی جائے گی، شہوت کا ذکر ضروری نہ ہوگا۔

ب:- اور اگر دعوے کا تعلق پیشانی یا سر وغیرہ پر بوسہ دینے سے ہو، تو وہی گواہی قبول ہوگی جس میں فعل کے ساتھ شہوت کا بھی ذکر ہو (جس کا علم قرائن سے گواہوں کو ہوسکتا ہے) محض فعل پر گواہی کالعدم سمجھی جائے گی۔

(۴) اور اگر عورت اپنے دعوے پر گواہی نہ پیش کر سکے یا اُس کی گواہی قبول نہ ہو، تو پھر مرد سے انکار پر قسم لی جائے گی۔

الف:- یعنی اگر شوہر کے فعل پر دعویٰ ہو کہ اُس نے بیوی کے اُصول وفروع میں سے کسی کو شہوت کے ساتھ پکڑا ہے، تو شوہر یہ قسم کھائے کہ میں نے یہ فعل نہیں کیا، یا شہوت کے ساتھ نہیں کیا۔

ب:- اور اگر دوسرے کے فعل پر دعویٰ ہو، مثلاً عورت یہ کہے کہ میرے خسر نے مجھے شہوت کے ساتھ پکڑا ہے، تو اَب شوہر سے قسم اِس طرح لی جائے گی: ’’واللہ میں سمجھتا ہوں کہ عورت اس معاملہ میں سچی نہیں ہے، اور اِس واقعہ پر یا اس کے شہوت کے ساتھ ہونے پر مجھے یقین نہیں ہے۔

(۵) پس اگر مذکورہ تفصیل کے مطابق شوہر قسم کھائے گا، تو قاضی اس مقدمہ کو خارج کردے گا، یعنی نہ تفریق کرے گا اور نہ عورت کو بدستور ساتھ رہنے کا حکم دے گا۔

(٦) اور اگر شوہر قسم کھانے سے انکار کردے، تو فوراً تفریق کر دی جائے گی۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۱۷-۱۱۸)

(وإن ادعت الشهوة) في تقبيله، أو تقبيلها ابنَه (وأنكرها الرجل فهو مصدق) لا هي (إلا أن يقوم إليها منتشرًا) آلته (فيعانقها) لقرينة كذبه، أو يأخذ ثديها (أو يركب

معها) أو يمسها على الفرج، أو يقبلها على الفم، قاله الحدادي. وفي الفتح يترأى إلحاقه الخدين بالفم. وفي الخلاصة: قيل له ما فعلت بأم إمرأتک؟ فقال: جامعتها، تثبت الحرمة ولا يصدق أنه كذب، ولو هازلاً. (وتقبل الشهادة على الإقرار باللمس والتقبيل عن شهوة وكذا) تقبل (على نفس اللمس والتقبيل) والنظر إلى ذكره أو فرجها (عن شهوة في المختار) تجنيس؛ لأن الشهوة مما يوقف عليها في الجملة بانتشار وآثار. وفي رد المحتار قوله: (وإن ادعت) أي ادعت الزوجة أنه قَبَّلَ أحد أصولها، أو فروعها بشهوة، أو أن أحد أصولها أو فروعها قَبَّلَه بشهوة، فهو مصدر مضاف إلىٰ فاعله أو مفعوله، وكذا قوله: تقبيلها ابنه أهـ. قوله: (فهو مصدق)؛ لأنه يُنكِر ثبوتَ الحُرمة، والقول للمُنكِرِ. (شامي، كتاب النكاح / فصل في المحرمات ١١٤/٤ زكريا)

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال في خطبته: البينة على المدعي واليمين على المدعىٰ عليه. (سنن الترمذي، أبواب الأحكام / باب ما جاء في أن البينة على المدعي واليمين على المدعىٰ عليه ٢٤٩/١ رقم: ١٣٥٦، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الدعوىٰ / باب البينة على المدعي ٤٧٧/١٠ رقم: ٢١٢٠٣)

وإذا صحت الدعوىٰ سأل القاضي المدعىٰ عليه عنها لينكشف وجه الحكم، فإن اعترف قضىٰ عليه؛ لأن الإقرار موجب بنفسه، وإن أنكر سأل المدعي البينةَ، وإن أحضرها قضى بها، وإن عجز عن ذٰلک وطلب يمين خصمه استحلفه عليها. (الهداية / كتاب الدعوىٰ ١٨٦/٣)

وإذا نكل المدعى عليه عن اليمين قضىٰ عليه بالنكول. (الهداية، كتاب الدعوىٰ / باب اليمين ١٨٧/٣)

شوہر کے لئے جھوٹی قسم کھانا حرام ہے

حرمتِ مصاہرت کے معاملہ میں اگر شوہر کو عورت کے دعوے کا صحیح ہونے کا غالب گمان ہو، تو

اُس دعوے کا اِنکار کرنا اور انکار پر جھوٹی قسم کھانا اُس کے لئے قطعاً حرام ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۲۰)

عن عبد اللّٰه بن عمرو رضي اللّٰه عنه عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم قال: من الكبائر الإشراك باللّٰه، وعقوق الوالدين، وقتل النفس، واليمين الغموس.

(رواه البخاري، كتاب الأيمان والنذور / باب اليمين الغموس ٩٨٧/٢ رقم: ٦٦٧٥)

إن حلف علىٰ كاذب عمدًا، كواللّٰه ما فعلت كذا عالمًا بفعلهٖ ...... يأثم بها أي إثمًا عظيمًا فتلزمه التوبة. (الدر المختار مع الشامي، كتاب الأيمان / مطلب في حكم الحلف بغيره تعالىٰ ٤٧٥/٥-٤٧٦ زكريا، ٧٠٥/٣-٧٠٦ كراچی)

اليمين الغموس الذي يغمس صاحبه في الإثم ثم في النار. (مرقاة المفاتيح، كتاب الإيمان / باب الكبائر ٢٠٦/١ دار الكتب العلمية بيروت، ١٢٢/١ المكتبة الأشرفية ديوبند)

حرمت کا دعویٰ ثابت نہ کرسکنے کی شکل میں عورت کیا کرے؟

اگر عورت کی طرف سے پیش کردہ حرمتِ مصاہرت کا دعویٰ فی نفسہٖ صحیح اور واقعہ کے مطابق تھا؛ لیکن وہ معتبر گواہوں سے اُسے ثابت نہ کرسکی، اور شوہر نے انکار کرتے ہوئے قسم کھالی، جس کی بنا پر اُس کا مقدمہ خارج ہوگیا، تو بھی اُس عورت کے لئے برضامندی اُس شوہر کے ساتھ رہنا جائز نہیں؛ بلکہ اُس پر لازم ہے کہ خلع وغیرہ کے ذریعہ اُس سے علیحدہ ہونے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی کوشش کامیاب نہ ہو، تو اَب سارا وبال شوہر پر ہوگا، وہ گنہگار نہ ہوگی۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۲۰)

والمرأة كالقاضي إذا سمعته أو أخبرها عدلٌ لا يحل لها تمكينه ...... بل تفدي نفسها بمالٍ أو تهرب ...... وفي البزازية عن الأوزجندي: أنها ترفع الأمر للقاضي، فإن حلف ولا بينة لها فالإثم عليه أهـ. قلت: أي إذا لم تقدر على الفداء أو الهرب ولا علىٰ منعه عنها فلا ينافي ما قبله. (شامي، كتاب الطلاق / باب الصريح ٤٦٣/٤ زكريا)

(۱۲) خیار بلوغ کی وجہ سے حق فسخ

اگر باپ دادا کے علاوہ دیگر اَولیاء مثلاً بھائی یا چچا وغیرہ نابالغ لڑکے یا لڑکی کا کفو میں مہر مثل کے ساتھ نکاح کرائیں، تو یہ نکاح بروقت منعقد تو ہو جاتا ہے؛ لیکن لازم نہیں ہوتا۔ بریں بنا لڑکے یا لڑکی کو بالغ ہوتے ہی یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ اِس نکاح کو باقی رکھے یا فسخ کرالے، اور یہ تفریق یک طرفہ طور پر قضاء قاضی کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۲۴)

وإن كان المزوج غيرهما ...... إن كان من كفء وبمهر المثل صح، ولكن لهما أي لصغير وصغيرة خيار الفسخ بالبلوغ أو العلم بالنكاح بعده بشرط القضاء للفسخ. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ١٧٣/٤-١٧٦ زكريا)

ومنها: اختيار الصغير أو الصغيرة بعد البلوغ في خيار البلوغ، وهٰذه الفرقة لا تقع إلا بتفريق القاضي. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح / بيان ما يرفع حكم النكاح ٦٥٣/٢ زكريا)

خیار بلوغ باقی رہنے کی اَہم شرائط

الف:- اگر لڑکا نکاح فسخ کرانا چاہے، تو بلوغ کے فوراً بعد فسخ کا دعویٰ ضروری نہیں؛ بلکہ بعد میں بھی جب تک وہ قولاً یا فعلاً نکاح پر رضا مندی ظاہر نہ کرے، اُس وقت تک اُسے اختیار باقی رہتا ہے۔

ب:- اگر لڑکی ثیبہ (شوہر دیکھی) ہو، تو اُس کو بھی اُس وقت تک فسخ کا حق رہتا ہے، جب تک کہ وہ بلوغ کے بعد قولاً یا فعلاً نکاح کو منظور نہ کرے، اگر منظور کرلے گی تو فسخ کا اختیار ساقط

ہوجائے گا۔ اور اگر منظور نہ کرے گی، اور اپنے ثیبہ اور بالغہ ہونے کا دعویٰ کرے گی، تو اُس کے دعوے کو قاضی مطلقاً قبول کرلے گا۔

وخيار الصغير والثيب إلا بلغا لا يبطل بالسكوت بلا صريح رضا أو دلالة عليه كقبلة ولمس ودفع مهر، لا يبطل بقيامهما عن المجلس؛ لأن وقته العمر، فيبقى حتى يوجد الرضا. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٩٠ زكريا)

وخيار الغلام والثيب لا يبطل ولو قاما عن المجلس ما لم يرضيا صريحًا كرضيت أو دلالةً كإعطاء المهر وقبوله. (ملتقى الأبحر مع مجمع الأنهر، كتاب النكاح / باب الأولياء والأكفاء ١/٤٩٥-٤٩٦)

ج:- اور اگر لڑکی باکرہ ہو، تو اُس کے اختیارِ فسخ حاصل ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ جیسے ہی اُس پر آثارِ بلوغ ظاہر ہوں (یا مکمل ۱۵؍سال کی عمر ہوجائے) تو اُسی وقت فوراً بلا کسی تاخیر کے زبان سے یہ کہے کہ میں اِس نکاح پر راضی نہیں ہوں، چاہے اُس کے پاس کوئی موجود ہو یا نہ ہو۔ اور بعد میں اپنے اِس اِرادہ پر کم اَزکم دو مرد، یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالے۔

وبطل خيار البكر بالسكوت عالمة بأصل النكاح، ولا يمتد إلىٰ آخر المجلس ...... وتشهد قائلة بلغت الآن (الدر المختار) قوله: عالمة بأصل النكاح ...... وينبغي أن تقول في فور البلوغ اخترت نفسي، ونقضت النكاح فبعده لا يبطل حقها بالتأخير حتى يوجد التمكين ...... قوله: وتشهد: قال في البزازية: وإن أدركت بالحيض تختار عند رؤية الدم ولو في الليل، تختار في تلك الساعة ثم تشهد في الصبح، وتقول: رأيت الدم الآن – إلىٰ قولهٖ – والإشهاد لا يشترط لاختيارها نفسها؛ لكن شرط لإثباتها ببينة. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٨٧-١٨٩ زكريا، مجمع الأنهر، كتاب النكاح / باب الأولياء والأكفاء ١/٤٩٥)

یہ تفصیل اُس وقت ہے جب کہ پہلے سے نکاح کی اطلاع ہوچکی ہو۔ اور اگر کسی کو بلوغ

سے پہلے نکاح کی خبر ہی نہ ہو، تو جب خبر ملے اُسی وقت سے درج بالا تفصیل کے مطابق خیارِ بلوغ حاصل ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۲۵-۱۲۶)

خیارِ بلوغ کے بارے میں عدالتی کارروائی

الف:- اگر خیارِ بلوغ کی بنیاد پر تفریق کی خواہش مند باکرہ عورت نے حسبِ ضابطہ اپنے اِرادۂ فسخ پر گواہ بنالئے تھے، تو وہ اِس مضمون کی درخواست قاضی کے سامنے پیش کرے گی کہ میں فلاں روز بالغ ہونے پر نکاح کو نامنظور کرچکی ہوں، اور اِس نامنظوری پر فلاں فلاں شخص گواہ ہیں؛ لہٰذا میرا نکاح فسخ کردیا جائے۔

ب:- اور اگر باکرہ عورت نے اپنے اِرادۂ فسخ پر گواہ نہ بنائے ہوں، یا اُسے گواہ میسر نہ آئے ہوں، تو پھر مطلق اِس مضمون کی درخواست دے کہ میں ابھی بالغ ہوئی ہوں، اور اپنا سابقہ نکاح فسخ کرانا چاہتی ہوں، یہ نکاح مجھے منظور نہیں ہے۔

ج:- اور اگر عورت ثیبہ ہو، یا فسخ کا خواہش مند لڑکا ہو، تو اُس کی طرف سے مطلقاً یہ درخواست پیش کی جائے گی کہ میں فسخ نکاح کا متمنی ہوں، مجھے سابقہ نکاح منظور نہیں ہے۔

د:- مذکورہ درخواست کے بعد قاضی جہاں شہادت کی ضرورت ہے، وہاں گواہوں کے بیان سن کر اور جہاں گواہوں کی ضرورت نہیں ہے، وہاں مطلق معاملہ کی تحقیق کرکے نکاح فسخ کرنے کا فیصلہ کردے گا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۳۰-۱۳۱)

ولو قالت: (أي للقاضي) بلغت أمس وفسخت فلا بد من البينة. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٨٩ زكريا)

وتشهد قائلة بلغت الآن، وتحته في الشامية: أنها لو قالت (أي للقاضي) بلغت الآن وفسخت تصدق بلا نية ولا يمين. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٨٩ زكريا)

تشهد أنها فسخت العقد واختارت نفسها، ثم يفرق القاضي بينهما. (الفقه

على المذاهب الأربعة مكمل، كتاب النكاح / أقسام الولي، مبحث اختصاص الولي المجبر وغيره ٨٠٥ المكتبة العصرية بيروت)

کس صورت میں نابالغ کو خیارِ قبول حاصل نہیں ہوتا؟

اگر باپ یا (باپ نہ ہونے کی صورت میں) دادا نے ہوش وحواس کی حالت میں نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کرایا، تو وہ بہرحال لازم ہوگا، یعنی بلوغ کے بعد بھی لڑکے یا لڑکی کو اُسے فسخ کرانے کا اختیار نہ ہوگا۔ بشرطیکہ وہ باپ یا دادا ناعاقبت اندیشی یا بے تدبیری میں مشہور ومعروف نہ ہوں۔

نوٹ :- اور اِس معاملہ میں خواہ کفو میں نکاح کرایا گیا ہو، یا غیر کفو میں، اور مہر مثل پر ہوا ہو یا کم وبیش میں، سب میں حکم یکساں ہے، یعنی نکاح لازم ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۲۲-۱۲۳)

ولزم النكاح ولو بغبن فاحشٍ، أو بغير كفء إن كان الولي أبًا أو جدًا لم يعرف منهما سوء الاختيار. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٧١ زكريا)

بخلاف ما إذا زوجهما الأب والجدّ، فإنه لا خيار لهما بعد بلوغهما؛ لأنهما كامل الرأي وافر الشفقة فيلزم العقد بمباشرتهما. (البحر الرائق، كتاب النكاح / باب الأولياء والأكفاء ٣/٢١١ زكريا، كذا في مجمع الأنهر، كتاب النكاح / باب الأولياء والأكفاء ١/٤٩٤ مكتبة فقيه الأمة ديوبند)

کن صورتوں میں نابالغ کا نکاح باطل ہے؟

درج ذیل صورتوں میں نابالغ کا کرایا گیا نکاح باطل قرار پاتا ہے:

الف:- اگر ولی نے نشہ یا بے ہوشی کی حالت میں نکاح کرایا، تو وہ نکاح باطل ہے۔

(مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۳۳)

وكذا لو كان سكران فزوجها من فاسق أو شرير أو فقير أو ذي حرفة دنيئة لظهور سوء اختياره. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٧٢ زكريا)

وثانيها أن لا يكون سكرانًا، فيقضي عليه سكره بتزويجها بغير مهر المثل أو بفاسق أو غير كفء. (الفقه على المذاهب الأربعة، مباحث أقسام الولي / مبحث اختصاص الولي المجبر وغيره ٨٠٤ المكتبة العصرية بيروت)

ب:- اگرولی ناعاقبت اندیشی میں معروف ہو، مثلاً لالچ وغیرہ کی بنیاد پر بچوں کے مفاد کو نظرانداز کرتا ہو، تو ایسا ولی اگر نابالغ بیٹے یا بیٹی کا نکاح غیر کفو میں کرے، یا غبن فاحش کے ساتھ مہر باندھ کر کرے (یعنی لڑکے کے نکاح میں مہر مثل سے زیادہ باندھے، اور لڑکی کے نکاح میں مہر مثل سے کم باندھے) تو اُس کا کرایا گیا نکاح بھی باطل قرار پائے گا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۲۳-۱۳۳)

لم يعرف منهما سوء الاختيار مجانة وفسقًا، وإن عرف لا يصح النكاح اتفاقًا. (الدر المختار) **وفي الشامية: قوله: مجانة وفسقًا: في المغرب: الماجن الذي لا يبالي ما يصنع وما قيل له ...... وفي شرح المجمع: حتى لو عرف من الأب سوء الاختيار لسفهه أو لطمعه، لا يجوز عقده إجماعًا ...... قوله: فزوجها من فاسق الخ: وكذا لو زوجها بغبن فاحش في المهر لا يجوز إجماعًا.** (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ١٧١/٤-١٧٢ زكريا)

أن الغبن يتصور في جانب الصغيرة بالنقص عن مهر المثل، وفي جانب الصغير بالزيادة. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ١٧١/٤ زكريا)

ج:- اِسی طرح اگر ولی برسرعام شریعت کی خلاف ورزی کرنے والا اور بے غیرت ہو، تو اُس کی طرف سے غیرکفو اور غبن فاحش کے ساتھ مہر والا نکاح بھی نافذ نہ ہوگا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۲۳)

هو (أي الولي) البالغ العاقل الوارث ولو فاسقًا على المذهب ما لم يكن متهتكًا. وتحته في الشامية: في القاموس: أجل منهتك ومتهتك ومستهتك: لا يبالي أن يهتك ستر أهـ. قال في الفتح عقب ما نقلنا عنه آنفًا: نعم إذا كان متهتكًا لا ينفذ تزويجه إياها بنقص عن مهر المثل، ومن غير كفء، وحاصله أن الفسق

وإن كـان لا يسـلب الأهلية عندنا، لكن إذا كان الأب متهتكًا لا ينفذ تزويجه إلا بشرط المصلحة. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٥٣ زكريا)

د:- اگر باپ دادا کے علاوہ کسی اور ولی نے غیر کفو میں یا مہر میں غبن فاحش کرتے ہوئے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی باطل قرار پائے گا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۲۴-۱۳۲)

وإن كـان الـمزوج غيرهما لا يصح النكاح من غير كفء أو بغبن فاحشٍ أصلاً. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٧٣ زكريا)

کن صورتوں میں خیار بلوغ ساقط ہوجاتا ہے؟

درج ذیل صورتوں میں خیار بلوغ ساقط قرار پاتا ہے:

الف:- اگر باکرہ لڑکی بالغ ہونے کے فوراً بعد فسخ کو اختیار نہ کرے، اور معقول عذر کے بغیر زبان سے کہنے میں کچھ بھی تاخیر کرے، تو اُس کا اختیار فسخ باطل ہوجاتا ہے۔

وبـطـل خيـار البـكر بالسكوت (الدر المختار) وفي الشامية تحت قوله: ولا يـمتـد إلـىٰ آخر المجلس، فلو سكتت ولو قليلاً بطل خيارها. (الـدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٨٧-١٨٨ زكريا)

ويشترط لصحة خيار الصغيرة البكر أن تختار نفسها بمجرد البلوغ، فلو رأت دم الحيض مثلاً ثم سكتت بطل خيارها. (الـفقه على المذاهب الأربعة، مباحث أقسام الولي / مبحث اختصاص الولي المجبر وغيره ٨٠٥ المكتبة العصرية بيروت)

ب:- اگر ثیبہ یا باکرہ لڑکی یا لڑکا بالغ ہونے کے بعد قولاً یا فعلاً (مثلاً: جماع یا دواعیٔ جماع پائے گئے) نکاح کو منظور کرلے، تو اَب خیار بلوغ باقی نہیں رہے گا۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۲۵)

خيـار الـصـغيـر والثيـب إذا بـلـغا لا يبطل بلا صريح أو دلالة عليه كقبلة ولمس. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٩٠ زكريا)

وإنـما يبطل إذا صرحت بأنها رضيت بالزوج أو مكنته من نفسها أو قبلته

أو لامسته. (الفقه على المذاهب الأربعة، مباحث أقسام الولي / مبحث اختصاص الولي المجبر وغيره ٨٠٥ المكتبة العصرية بيروت)

أنـه يبـطل بصريح الإبطال أو بما يدل عليه، كما إذا اشتغلت بشيء آخر ...... أن الـمـراد بـالشـيء الآخـر عـمـل يدل على الرضا كالتمكين ونحوه. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٩٠ زكريا)

(۱۳) عدمِ کفائت کی بنیاد پر حق فسخ

اگر عورت کا نکاح غیر کفو میں ہوا، تو بعض صورتوں میں عورت اور اُس کے اَولیاء کو حسبِ شرائط حق فسخ حاصل ہوتا ہے۔

بالغہ عورت کا غیر کفو میں خود نکاح کرنا

ظاہر الروایہ کے مطابق اگر کوئی بالغہ عورت اَولیاء کی اِجازت کے بغیر از خود غیر کفو میں نکاح کرلے تو اُس کا نکاح اگرچہ منعقد ہوجاتا ہے؛ لیکن اَولیاء کو حق اعتراض حاصل ہوتا ہے، وہ اگر چاہیں تو شرعی عدالت میں مقدمہ دائر کر کے اِس نکاح کو فسخ کراسکتے ہیں، جب تک کہ نکاح کے بعد حمل ظاہر نہ ہو۔ (اگر حمل ظاہر ہوجائے تو یہ نکاح مستقل نافذ مانا جائے گا، اور اَولیاء کا حق اعتراض ساقط ہوجائے گا)

تنبیہ :- اور اِس بارے میں دوسری روایت حسن بن زیادؒ کی ہے، جس میں اِس طرح کے نکاح کو بالکل کالعدم قرار دیا گیا ہے، اور بہت سے فقہاء نے اِس کے مفتی بہ ہونے کی صراحت کی ہے؛ لیکن موجودہ حالات میں غالباً احتیاط کا پہلو ظاہر الروایہ کے مطابق فتویٰ دینے میں ہے۔ (مرتب)

نفذ نكاح حرة مكلفةٍ بلا ولي …… وله أي للولي إذا كان عصبة الاعتراض في غير الكفء، فيفسخه القاضي ما لم تلد منه. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ٤/١٥٥-١٥٦ زكريا، ٣/٥٥-٥٦ كراچی، مجمع الأنهر ١/٤٨٨ ديوبند، الفتاوىٰ التاتارخانية ٤/١٠٠ زكريا)

الحرة العاقلة البالغة إذا زوجت نفسها من رجل هو كفو لها أو ليس بكفو

لها، وفي الخانية: بكرًا كانت أو ثيبًا، نفذ النكاح في ظاهر رواية أبي حنيفة رحمه اللّٰه وهو قول أبي يوسف آخرًا، إلا أن الزوج إذا لم يكن كفوًا فللأولياء حق الاعتراض. وروى الحسن عن أبي حنيفة رحمه اللّٰه أن الزوج إذا لم يكن كفوًا لا ينفذ النكاح. (الفتاوىٰ التاتارخانية ١٠٠/٤ رقم: ٥٦٤٤ زكريا، كذا في الهداية / باب الأولياء والأكفاء ٣١٣/٢ المكتبة الأشرفية ديوبند)

اَولیاء نے کفو سمجھ کر بالغہ کا نکاح کرایا بعد میں وہ غیر کفو ثابت ہوا

اگر اَولیاء کی اِجازت سے بالغہ عورت کا کسی شخص سے کفو سمجھ کر نکاح کرایا گیا، پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کفو نہ تھا، تو ایسی صورت میں عورت اور اُس کے اَولیاء کو حق اعتراض حاصل ہوگا؛ لیکن اِس صورت میں اگر عورت باکرہ ہو، تو غیر کفو کی اِطلاع ملتے ہی اُس کی طرف سے فوراً یہ کہنا ضروری ہے کہ ''مجھے یہ نکاح منظور نہیں''، اگر اُس نے یہ بات کہنے میں کچھ بھی تاخیر کی تو اُس کا خیار فسخ باقی نہ رہے گا؛ البتہ اگر عورت ثیبہ ہو تو اطلاع کے بعد سکوت سے اُس کا خیار باطل نہیں ہوتا، جب تک صراحۃً یا دلالۃً رضا نہ پائی جائے، اُس وقت تک اختیار باقی رہے گا۔ اِسی طرح ولی کا اختیار بھی سکوت سے باطل نہیں ہوتا؛ بلکہ بعد میں بھی رضا مندی تک باقی رہتا ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۳۴-۱۳۵)

أما إذا شرطوا أو أخبرهم بالكفاءة فزوجوها علىٰ ذٰلک، ثم ظهر أنه غير كفوءٍ كان لهم الخيار. (الفتاوىٰ التاتارخانية ١٣٦/٤ رقم: ٥٧٤٥ زكريا، الفتاوىٰ الولوالجية، كتاب النكاح / الفصل الثاني في التوكيل بالنكاح الخ ٣٢٢/١ مكتبة دار الإيمان سهارنفور)

ولو زوجوها برضاها ولم يعلموا بعدم الكفاءة، ثم علموا لاخيار لأحد، إلا إذا شرطوا الكفاءة أو أخبرهم بها وقت العقد فزوجوها على ذٰلک، ثم ظهر أنه غير كفء كان لهم الخيار. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الكفاءة ٢٠٨/٤-٢٠٩ زكريا، ٨٥/٣-٨٦ كراچی)

لو انتسب الزوج لها نسبًا غير نسبه، فإن ظهر دونه وهو ليس بكفء، الفسخ ثابت للكل (**أي للمرأة وللأولياء**) (شامي، كتاب الصلاة / باب العنين ١٧٦/٥ زكريا)

وبطل خيار البكر بالسكوت، وفي الشامية: تحت قوله: ولا يمتد إلىٰ آخر المجلس، فلو سكتت ولو قليلاً بطل خيارها. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ١٨٧/٤-١٨٨ زكريا)

خيار الصغير والثيب إذا بلغا لا يبطل بلا صريح أو دلالة عليه. (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ١٩٠/٤ زكريا)

لا يكون سكوته (**أي سكوت الولي**) **رضًا.** (الدر المختار مع الشامي، كتاب النكاح / باب الولي ١٥٩/٤ زكريا)

باپ یا دادا نے کفو سمجھ کر نابالغہ کا نکاح کرایا بعد میں وہ غیر کفو ثابت ہوا

اگر باپ یا دادا نے نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کسی شخص سے کفو سمجھ کر کیا (مثلاً: اُس شخص نے اپنے کو کفو ظاہر کیا اور اُس پر اعتماد کرلیا گیا) پھر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غیر کفو ہے، تو اِس صورت میں تفصیل یہ ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے تو صرف باپ یا دادا کو خیارِ فسخ حاصل ہوگا، یعنی اگر وہ چاہیں فسخ کردیں، یا منظور کرلیں، دونوں کا اختیار ہے۔ اگر منظور کرلیں گے تو یہ نکاح لازم ہوجائے گا، اور بعد میں کسی کو حق فسخ نہ رہے گا۔

اور اگر باپ یا دادا نے علم ہونے کے باوجود نہ تو نکاح کو فسخ کرایا اور نہ صراحۃً منظوری دی، تو اِس کی وجہ سے اُن کا خیارِ فسخ ختم نہ ہوگا۔ اور بالغ ہونے کے بعد لڑکے اور لڑکی کو بھی خیارِ بلوغ حسبِ ضابطہ حاصل ہوجائے گا۔ اَب جو چاہے اِس نکاح کو فسخ کراسکتا ہے، اگرچہ دوسرا ابقاءِ نکاح پر رضامند ہو۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۳۵-۱۳۶)

الأب إذا زوج ابـنتـه الصغيرة من رجل، وظن أنه يقدر على إيفاء المعجل والنفقة ثم ظهر عجزه عن ذٰلک، كان للأب أن يفسخ؛ لأنه يخل بالكفاءة، ولم يسقط حقه؛ لأنه زوج على أنه قادر، انتهى. (خزانة المفتين ١٢١/٢ بحوالة: الحيلة الناجزة ١٣٧)

رجـلٌ زوج ابـنتـه الصغيرة من رجل، ذكر أنه لا يشرب المسكر، فوجده شـريبـا مـدمـنـا، فبـلغت الصغيرة، وقالت: لا أرضى، قال الفقيه أبو جعفرؒ: إن لم يـكـن أبو البنت يشرب المسكر، وكان غالب أهل بيته الصلاح، فالنكاح باطل؛ لأن والـد الـصـغيرة لم يرض بعدم الكفاءة، وإنما زوجها منه على ظن أنه كفوء.

(فتاویٰ قاضي خان علیٰ حاشية الفتاویٰ الهندية، كتاب النكاح / فصل في الكفاءة ٣٥٣/١ زكريا)

(۱۴) کفر و اِرتداد کی بنیاد پر حق فسخ

زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہوجانے یا کفر پر برقرار رہنے کی بنیاد پر بھی بعض صورتوں میں حق تفریق حاصل ہوتا ہے۔

لوقوع الفرقة بين الزوجين أسباب: …… ومنها: إباء الزوج الإسلام بعد ما أسلمت زوجته في دار الإسلام، ومنها: إباء الزوجة الإسلام بعد ما أسلم زوجها المشرك أو المجوسي في دار الإسلام …… ومنها: ردة أحد الزوجين. (بدائع الصنائع، كتاب النكاح / بيان ما يرفع حكم النكاح ٦٥٤/٢-٦٥٥ زكريا)

أسباب الفرقة – إلىٰ قوله – الفرقة بسبب الردة، ذهب الحنفية والمالكية إلىٰ أن الردة سبب للفرقة. (الموسوعة الفقهية / تحت لفظ: فرقة ١٠٨/٣٢-١١٠ الكويت)

کافر میاں بیوی میں سے شوہر اسلام لے آئے

اگر میاں بیوی غیر مسلم تھے پھر شوہر اسلام لے آیا تو اگر بیوی یہودی یا عیسائی تھی تو یہ نکاح برقرار رہے گا، اور اگر بیوی مشرکہ تھی (مثلاً ہندو یا پارسی وغیرہ) تو اس کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا، اگر وہ اسلام قبول کرلے تو نکاح برقرار رہے گا، اور اگر قبول نہ کرے تو عدت یعنی تین حیض یا حاملہ ہوتو وضع حمل کے بعد خود بخود نکاح ختم ہوجائے گا۔ (الحیلۃ الناجزہ ۱۴۳-۱۴۴ طبع جدید امارتِ شرعیہ ہند)

وأشار بالحيض إلى أنها من ذواته، فلو كانت لا تحيض لصغر أو كبر فلا تبين إلا بمضي ثلاثة أشهر. (البحر الرائق ٣٧١/٣ دار الكتاب ديوبند، ٢١٣/٣ زكريا، الحيلة الناجزة ١٨٠)

وإن كان الذي أسلم هو الزوج، فإن كانت المرأة هي الكتابية أقرا على

النكاح، وإن كانت مجوسية أو وثنية عرض عليها الإسلام، فإن أسلمت فهي امرأته وإلا فرق بينهما. (الفتاویٰ التاتارخانية ٢٧٢/٤ زكريا)

وإن أسلم أحد الزوجين في دار الحرب فإن الفرقة تقف على مضي ثلاث حيض، وفي الينابيع: أو يمضي عليها ثلاثة أشهر، إن كانت ممن لا تحيض، فإذا مضت وقعت الفرقة. (الفتاویٰ التاتارخانية ٢٧٢/٤-٢٧٣ زكريا)

کافر میاں بیوی میں سے بیوی اسلام لے آئے

اگر غیر مسلم میاں بیوی میں سے بیوی اسلام لے آئے، اور شوہر کفر پر قائم رہے، تو بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنا معاملہ مسلم قاضی یا محکمۂ شرعیہ کے سامنے پیش کرے، پھر محکمۂ شرعیہ اُس کے کافر شوہر پر تین مرتبہ اسلام پیش کرے گا، پس اگر وہ شوہر اسلام قبول کرلے تو سابقہ نکاح برقرار رہے گا، اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کردے تو محکمۂ شرعیہ اُن دونوں کے درمیان تفریق کرادے گا اور عدت گذارنے کے بعد وہ عورت کسی مسلمان سے نکاح کرسکتی ہے۔ (الحیلۃ الناجزہ ۱۴۴ طبع جدید امارتِ شرعیہ ہند)

ولو أسلم أحد الزوجين عرض الإسلام على الآخر، فإن أسلم وإلا فرق بينهما، كذا في الكنز. (الفتاویٰ الهندية ٣٣٨/١)

فإن أسلما أو أسلم أحدهما يفرق بينهما بالإجماع، وكذٰلك إذا لم يسلما ولكن رفعا الأمر إلى القاضي كذا في المحيط. وإن رفع أحدهما الأمر إلى القاضي ...... وطلب حكم الإسلام لم يفرق بينهما إذا كان الأخر يأبي ذٰلك وعندهما يفرق بينهما، كذا في الكافي. (الفتاویٰ الهندية ٣٣٧/١، الحيلة الناجزة ١٨١)

إذا أسلم أحد الزوجين في دار الإسلام، فإن كان الذي أسلم هي المرأة تعرض الإسلام على الزوج، فإن أسلم بقيا على النكاح وإلا فرق بينهما. (المحيط البرهاني ٢٠٠/٤ رقم: ٧٠٣٥)

وإذا أسلم أحد الزوجين عرض الإسلام على الآخر فإن أسلم، وإلا فرق

بینهما. (البحر الرائق ٣٦٧/٣ دار الكتاب ديوبند)

اوراگر یہ واقعہ ایسی جگہ پیش آیا جہاں مسلمان قاضی یا محکمۂ شرعیہ موجود نہ ہو تو بیوی کے اسلام لانے کے تین حیض (یا اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ، یا اگر حاملہ ہو تو وضع حمل) کے اندر اندر اگر شوہر اسلام لے آئے تو نکاح برقرار رہے گا، اور اگر یہ پورا عرصہ گذر جائے اور شوہر اسلام نہ لائے تو یہ نکاح خود بخود ختم ہو جائے گا، اور مذکورہ مدت کے بعد عورت کے لئے جائز ہوگا کہ وہ کسی مسلمان سے نکاح کرلے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۴۴ طبع جدید امارتِ شرعیہ ہند)

ولو أسلم زوج الكتابية بقي نكاحهما، كذا في الكنز. (الفتاویٰ الهندية ٣٣٨/١)

ولو تمجست يفرق بينهما لفساد النكاح. (البحر الرائق ٢١٣/٣)

ولو أسلم أحدهما ثمه لم تبن حتى تحيض ثلاثًا بانت. (البحر الرائق ٣٦٨/٣ زكريا)

مسلمان شوہر مرتد ہو جائے

اگر کسی مسلمان عورت کا شوہر مرتد ہو جائے (العیاذ باللہ) تو نکاح فوراً ختم ہو جائے گا، اور عدت کے بعد وہ مسلمان عورت کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کرنے کی مجاز ہوگی۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۴۵ طبع جدید امارتِ شرعیہ ہند)

وارتداد أحدهما فسخ في الحال. (كنز) قال في جامع الفصولين: وتعتد بثلاث حيضٍ. (كنز الدقائق على هامش البحر الرائق ٢١٤/٣)

أخبرنا عبد الرزاق قال أخبرنا معمر عن عمود عن الحسين قال: إذا ارتد المرتد عن الإسلام فقد انقطع ما بينه وبين امرأته. (المصنف لعبد الرزاق ٨٢/٦ رقم: ١٠٠٧٦)

مسلمان عورت مرتد ہو جائے

اگر میاں بیوی مسلمان تھے پھر عورت مرتد ہوگئی (العیاذ باللہ) تو اس کی وجہ سے اُس عورت کے لئے دوسرے شوہر سے نکاح اُس وقت تک حلال نہیں ہوگا جب تک کہ عدالتِ شرعیہ کے ذریعہ

با قاعدہ تفریق نہ ہوجائے۔ راجح قول یہی ہے۔ (تفصیل دیکھئے: الحیلۃ الناجزہ ۱۴۶-۱۵۵ طبع جدید امارتِ شرعیہ ہند بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی)

وارتداد أحدهما فسخ في الحال. (كنز الدقائق على هامش البحر الرائق ٢١٤/٣)

وأفتى مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجرًا وتيسرًا الخ، والإفتاء بهٰذا أولىٰ من الإفتاء بما في النوادر. (الدر المختار ٣٠٦٧/٤ زكريا)

تنبیہ:- لیکن یہاں یہ واضح رہنا چاہئے کہ اِرتداد کی وجہ سے اگرچہ مرتدہ کا نکاح اِس معنی کر ختم نہیں ہوتا کہ اُس کے لئے دوسرے شخص سے نکاح حلال نہیں؛ مگر جب تک وہ تجدید اِسلام اور تجدید نکاح نہ کرے، اُس وقت تک شوہر کے لئے اس سے جماع اور دواعیٔ جماع ہرگز جائز نہیں ہے۔ (مستفاد: الحیلۃ الناجزہ ۱۴۵ طبع جدید امارتِ شرعیہ ہند)

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ